یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

THE VAKIL AMRITSAR

جلد ۶ | امرتسر ۱۵ ذالحجہ ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۳

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک

سالانہ ..... ششماہی

خریداران ممالک بیرون ہند ..... ۱۰ شلنگ ..... ۵ شلنگ

عام ..... ۶ ..... ۳ ..... للعہ

طلبار اور کم استطاعت اصحاب بشرط تصدیق ..... للعہ ..... ۲ ..... ۱ عالہ

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدہ آنے کا ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جا سکتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائینگی۔

ترسیل

ہر قسم کی ترسیل زر پرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ نقد یا آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۵۔ ذالحجہ ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ۔

احمد حوودت پاک اپنے مضمون کے باقیماندہ حصہ کو اس طرح سے شروع کرتے ہیں۔

"کیا یہہ تعجب کا مقام نہین کہ دولت عثمانیہ کے مقبوضات جو خلافت کبرا سے شمار ہوتی ہے ابتک مکہ مکرمہ سے جو مسلمانون کا کعبہ ہے غیر مرتبط ہین۔ ہر سال لاکھون مسلمان دنیا کے ہر حصہ و گوشہ سے یہان جمع ہوتے ہین۔ کیا خیر خواہان قوم نے کبھی اس معاملہ پر توجہ کی ہے۔ کہ یہہ مسلمان جو جوق در جوق جماعتون اور قافلون مین یا فرداً فرداً حرم ایزدی کی طرف آتے ہین کل عناصر اسلام کے مشترک وطن سے اپنے ممالک کو واپس جاتے ہوئے آیا کوئی چیز ساتھہ لیجاتے ہین یا نہین۔ اور کیا اونکو بیت اللہ مین کوئی ایسا خطبہ یا تقریر سننے یا کہی اور ایسی شئے کے دیکھنے اور محسوس کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ جو قومی و مذہبی لحاظ سے اونکے لئے فایدہ بخش ہو سکتی ہو۔ کیا وہان کوئی ایسا شخص موجود ہے۔ جس نے حاجیون کو دلفریب و مرغوب اور پُر از نکت الفاظ مین زمانی و مکانی واجبات اور مقتضیات سے آگاہ کرنیکا کام اپنے ذمہ لے رکھا ہو؟۔

حاجی وہان کیا سنتے ہین؟ وہی مقررہ دعائین اور کلمات دعائیہ۔ جو صدیون سے اسی پیرایہ مین چلی آتی ہین اور ایسی زبان مین ہین۔ جسے ترکی۔ فارسی۔ تاتاری۔ چینی۔ جاپانی۔ ہندی۔ بوسنوی۔ اور البانوی یا افغان وغیرہ یعنی مسلمانون کی تقریباً تمام زبردست اور طاقتور قومین نہین سمجھہ سکتین۔ یہ تو یہہ اس زمانہ مین اون خطبون کو بھی جو جمعہ کو پڑہے جاتے ہین عربی ممالک کے باشندون یا دیگر ممالک اسلامی کے قلیل التعداد علماء کے سوا جو عربی جانتے ہین کوئی شخص نہین سمجھہ سکتا۔ حالانکہ جمعہ کے خطبہ کی اصل غرض یہہ تھی کہ لوگون کو وعظ و نصیحت کیجائے۔ محرمات سے اونکو ڈرایا جائے۔ مناسب حالات زمانہ قومی ضروریات سے اونہین آگاہ کیا جائے۔ اور طاعت کی ترغیب دلاکر قوم کو نیکی کے راستہ پر چلایا جائے۔ یہ غرض اسی صورت مین پوری ہو سکتی ہے۔ جبکہ سامعین کی زبان مین خطبہ پڑہا جائے۔ مزید برآن اونکو نصیحت و عبرت تب ہی ہو سکتی ہے جبکہ خطبہ مین اون معاملات کا ذکر کیا جائے۔ جنکی حالات زمانی و مکانی مقتضی ہون کمال تعجب تو یہہ ہے کہ ہمارے خطیبون مین اکثر ایسے ہین کہ جو کچھہ اونکی زبان سے نکل رہا ہے۔ اوسپر خود بھی سمجھہ نہین سکتے۔ پس جب ہمارے خطبا کی یہہ حالت ہے تو عام مسلمانون کی نسبت کچھہ کہنے کی احتیاج نہین۔ کیا علمائے اسلام اس خواب غفلت سے ابھی بیدار ہونا نہین چاہتے۔ اونکا دعوے تو یہہ ہے کہ وہ انبیا کے وارث ہین۔ لیکن ایسی حالت مین ورثہ انبیا کے کیسے مستحق و لایق ہو سکتے ہین وہ مکلف تو اس امر کے ہین کہ خدا و رسول کے احکام الٰہی کو عامہ مسلمین تک پہونچائین۔ مگر اس ذمہ داری کو عموماً ایسی زبان مین ادا کرتے ہین۔ جسے بہت کم مسلمان سمجھتے ہین۔

بلاشبہہ یہہ نہایت ضروری ہے کہ تمام عناصر اسلام اور اسلام کے وطن اصل مین قوی رابطہ موجود ہو کل ممالک اسلامی جسم اسلام کے اعضا رہین۔ تو بیت اللہ اوسکا قلب ہے۔ یہہ اونکا قبلہ ہے۔ جسکی طرف دنیا کے ہر حصہ و گوشہ کے مسلمان متوجہ ہو کر نماز پڑہتے ہین۔ یہہ وہ مقام ہے۔ جسکی نسبت خداوند کریم فرماتا ہے۔ وحیث ما کنتم فولوا وجوہکم شطرہ۔ اس ارتباط کا پہلا زینہ یہہ ہے کہ ریلوے لائنین تعمیر کیجائین۔ جو موجودہ زمانہ مین طے مسافت اور نقل و حرکت کے لئے بہترین ذریعہ اور وسیلہ ہین۔ لیکن انکی تعمیر کے لئے معقول و مناسب تدابیر سے کام لینا نہایت ضروری ہے۔ دوسرا امر جو اس ارتباط کے لئے لازمی ہے۔ یہہ ہے کہ مواعظ حسنہ کے دستور کو زندہ کیا جائے۔ اور حرم اسلام کے منبر اور روئے زمین کی تمام مساجد کے منبرون سے مسلمانون کو واضح و مشرح تقریرون اور نافع و مؤثر نصایح کے ذریعہ مقامی و زمانی حالات کے مطابق بتایا جائے کہ قوم کی بہتری ان امور کی مقتضی ہے۔ اس سے بڑھکر مؤثر اور مستحکم ذریعہ رابطہ و اتحاد پیدا کرنیکا کوئی نہین ہو سکتا کہ مسلمانون کے امام و خطیب جنکا پیشوا حرم اللہ کا خطیب ہو متفق اللفظ و متفق العمل ہو کر اوقات متحدہ پر کل قوم کو یہہ اچھی طرح ذہن نشین کرائین کہ قوم کے بننے کے لئے اوسکو کیا

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۱۵۔ ذالحجہ ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ۔

فرد کا موجودہ زمانہ کے علوم و فنون کی ترقیات اور اخلاقی خوبیون سے باخبر ہونا لابدی ہے۔ اور کہ یہ نصیحت کرنے والون کو خود بھی اس احتیاج کا پختہ یقین اور کامل علم ہو۔ اسکے دوش بدوش حاجیون کے خیالات کو پستی و تسفل کم ہمتی اور کسل و سستی کی غلاظت سے صاف کرنیکی بھی سعی کیجائے۔ حتی کہ مسلمان بھیڑون کا گلہ نہ رہجائین۔ بلکہ ایک ایسی جماعت بنجائین۔ جسکا ہر فرد عقلمند۔ مستعد۔ خوش چلن اور نیک سیرت ہو۔ اور اسکے ایک ہاتھہ مین قرآن کریم ہو تو دوسرے مین سنت نبوی۔

مسلمانون کے ہر عمل و فکر کی غایت مسلمانون مین اشاعت علوم کے سوا اور کچھہ نہین ہونی چاہیئے۔ تاکہ وہ موجودہ جہالت کے ورطہ سے نجات پا جائین۔ اونکی موجودہ کمال ذلت و پستی اور گمنامی کا باعث یہی جہالت ہے اور اُس سے نکلنے کا ذریعہ صرف تعمیم علوم ہے جنکی بدولت ہی دوسری اقوام عزت و سعادت سے ہمکنار ہوش ہین۔ ہمکو مسلم اور غیر مسلم اقوام کا باہم مقابلہ کرکے عبرت پکڑنا واجب ہے۔ خود خلافت و سلطنت عثمانیہ کے مقر و مرکز کی یہ کیفیت ہے کہ تمام حرفے۔ صنعتین۔ علم و فضل اور دولت و ثروت نصاری کے قبضہ مین ہے یہی کیفیت ہمارے کل ممالک کی ہے جن ممالک کو اہالی یورپ نے فتح یا آباد کیا ہے۔ وہان کے مسلمانون اور دیگر اقوام مین بھی باہم کوئی نسبت دکھائی نہین دیتی۔ مسلمانون کے طبقہ عامی اور دیگر اقوام کے اس طبقہ مین تو زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اون مین باہم مقابلہ کرنے کی کوشش محض بے سود اور کسی مناسبت کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اس مصیبت مین کل مسلمان یکسان مبتلا ہین۔ عثمانی۔ ایرانی یا مراکشی وغیرہ مین کوئی فرق نہین۔ ایرانیون کے متعلق مین ایک واقعہ کے ذکر پر قناعت کرتا ہون۔ جب دار السعادت مین ایلچی فارس کی تقرر زیادہ ہوگئی۔ اور اُس مین ایرانی سفارت قایم ہوئی۔ تو ان لوگون نے اپنے حسب حال ایک خاص مدرسہ اپنی اولاد کے لئے قایم کرنیکا ارادہ کیا۔ اور مدرسہ قایم کردیا۔ مگر کچھہ دن ہی گذرے تھے کہ اوسکے بانیان مین جن مین خود سفارت بھی شامل تھی۔ ناچاقی اور تفرقہ پڑگیا۔ وہ مدرسہ سے روگردان ہوگئے۔ اور اب اُس مدرسہ کی عمارت اصطبل کا کام دے رہی ہے۔ +

اخبارات تہذیب و تمدن کی اشاعت۔ تبادلہ خیالات اور نشر معارف اور استحکام ارتباط مین جیسے کچھہ کارآمد ہین اوسکی تشریح کی ضرورت نہین۔ صرف یہ کہدینا کافی ہوگا کہ ممالک مہذبہ مین وہ سلطنت کا آٹھوان رکن سمجھے جاتے ہین لیکن ہمارے ہان انہین بچون کا کھیل سمجھہ لیا گیا ہے۔ ممالک اسلامیہ کے جرائد افسوس کسی طرح مسرت بخش نہین سمجھی جاسکتی۔ آستانہ علیہ کے جرائد تو بالخصوص اسلامی دنیا کے لئے کچھہ بھی مفید نہین۔ اون مین عمدہ مباحث اور قومی فائدہ کی تجاویز کا نام و نشان نہین پایا جاتا۔ اور محض غلط و ناقص اور منسوخ یا تحریف شدہ خبرون اور کذب و دروغ کا مجموعہ ہوتے ہین۔ اگر وہ کسی جرگو ناقص دیکھتے ہین تو نانبائن کیطرح جو اپنے ناقص طعام کو نمک مرچ اور گرم مصالح ڈالکر خوش رنگ اور خوشبودار بنانے کی کوشش کرتے ہین۔ مبالغہ اور کذب و ریا سے اس نقص کو چھپانے کی سعی کرتے ہین۔ کاشکہ اس رنگ آمیزی کا مخزن بلند خیالی اور ذوق سلیم ہوتا۔

ہندوستان کے اخبارات کی پستی اس سے ظاہر ہے کہ اون مین ایک بھی ایسا نہین جو ٹائپ مین چھپتا ہو (خدا کا شکر ہے کہ جبل المتین نے جو چند ہفتون سے ٹائپ کے حروف مین شایع ہوتا ہے۔ اب کسی نکتہ چین کے لئے یہ گنجائش نہین رہنے دی کہ وہ کہہ سکے کہ ہندوستان مین ایک اسلامی پرچہ بھی حروف سربی مین نہین چھپتا۔ وکیل) ایران کی بھی یہی کیفیت ہے۔ افغانستان مین نام کو بھی اخبار موجود نہین۔ بلوچستان مین ایک اخبار ہے۔ مگر انگریزی مین۔ ترکستان مین مسلمانون کا ایک اخبار نہین۔ روس مین اگرچہ چار کروڑ مسلمان آباد ہین لیکن اونکے لئے ایک چھوٹے سے اخبار کے سوا جو ہفتہ وار کریمیا مین شایع ہوتا ہے۔ کوئی اخبار نہین۔ تونس مین بھی صرف ایک اخبار "حاضرہ" ہے۔ جسکا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ وہ آزادی سے ایک سطر نہین لکھہ سکتا۔ الجزائر مین بھی فقط ایک اخبار المبشر ہے۔ لیکن اُسے مسلمانون سے کچھہ تعلق نہین۔ اوسکا لکھنے والا ایک فرانسیسی ہے۔ اور مزید برآن وہ سرکاری اخبار ہے۔ مراکش مین کسی اخبار کا موجود ہونا تو درکنار۔ اخبار جاری کرنے کا ارادہ تک جرم کبیرہ سمجھا جاتا ہے۔ (مگر انگریزی زبان مین وہان بھی دو اخبار موجود ہین جو نا نجیر سے شایع ہوتے ہین۔ وکیل) مسلمانون کی ترقی۔ اور اونکے متفرق اجزا کے حسی و معنوی ارتباط کے لئے ایسے اخبارات درکار ہین جو اپنے فرائض کو نیک نیتی سے ادا کرین۔ ایسے اخبار صرف ایک زبان ہی مین نہین بلکہ مسلمانان عالم کی تمام زبانون میز

ہونے ضروری ہین۔ یہہ کام مالی و قلمی امداد کے بغیر سرانجام نہین پا سکتا۔ پس ہر اسلامی ملک کے اغنیا اور متمولین کا قومی فرض ہے کہ وہ اس قومی کمی کو پورا کرنے مین حتی الوسع فیاضی اور علو حوصلگی سے کام لین + اگر خداوند کریم ہماری ان مرادون اور تمناؤن کو پورا کردے۔ جرائد اسلامیہ مختلف اسلامی جماعتون کو خیالات اور حسابات کو ایک دوسرے سے نقل کرکے شایع کرنیکے معتاد ہوجائین۔ اخبار نویسی کا کام مسلمانون کے باخبر علما و فضلا جو قوم کی حقیقی حاجت سے آگاہ ہون اپنے ذمہ لے لین۔ اور مضمون نگار اپنے افکار اور قلمون سے لوگون کو یہ ذہن نشین کرانیکا کام لین کہ اصلی فخر و سعادت اور حقیقی مدعا اس کے سوا نہین مل سکتے۔ یہ علوم عام کئے جائین۔ اور تجارت زراعت اور مختلف حرفتون اور صنعتون کے فن قوم کو سکھائے جائین۔ اور ان تمام ضرورتون کو خوش اسلوبی اور حکمت و خوبی کے ساتھہ جو اسلام کی تعلیم کا خاصہ ہے واضح کیا جائے اور مسلمانون کو اس حدیث نبوی پر عامل بنایا جائے۔ "کفی بالمرء سعادۃ ان یوثق بہ فی امر دینہ ودنیاہ" (انسان کے لئے یہہ سعادت کافی ہے کہ اوسپر دین و دنیا کے کامون مین اعتماد کیا جاسکے) اور اگر ان سب باتون کے ساتھہ ہی قوم مین تھوڑی تھوڑی قیمت کے علمی و صنعتی رسالون کی عام اشاعت کا بندوبست ہوجائے۔ تو پھر سمجھو کہ قوم قوم بنگئی۔ اور اُس وقت بنی اسلام کی عام کانفرنس کا قیام کوئی مشکل کام نہ ہوگا۔ والسلام علی من اتبع الہدی +

نواب وائسرائے

معہ لیڈی صاحبہ پروگرام کے مطابق ٹھیک دس بجے ۸ اپریل کی رات کو امرتسر رونق افروز ہوئے۔ سٹیشن پر نواب لفٹنٹ گورنر معہ دیگر یورپین حکام۔ اور شہر کے معززین استقبال کے لئے موجود تھے۔ نواب لفٹنٹ گورنر نے دیسی معززین مین سے سردار بہاؤالدین خانصاحب ایڈیکانگ نواب گورنر جنرل۔ خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب۔ سردار تارا سنگھہ صاحب پنشنر رسالدار میجر لالہ گاگرمل صاحب اور دو اور سکھہ سرداران کو نواب وائسرائے سے انٹروڈیوس کرایا۔ نواب وائسرائے نے ہر ایک سے مصافحہ کیا۔ اور سردار بہاؤالدین خانصاحب کے پیش کئے جانے پر مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ ہم سردار صاحب کو بخوبی جانتے ہین یعنی وہ انٹروڈکشن کی ضرورت سے مستغنی ہین۔ اتوار کو سہ پہر سے بعد سخت آندھی شروع ہوگئی تھی۔ مگر نواب ممدوح کی تشریف آوری سے کچھہ عرصہ پہلے گویا ازراہ ادب یکبارگی تھم گئی۔ سٹیشن کے اندر گیس کی روشنی خاص اہتمام سے کی گئی اور باہر چراغان۔ سٹیشن سے فرودگاہ تک دو رویہ روشنی کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن آندھی کی وجہ سے پوری چراغان نہ ہوسکی۔ نواب ممدوح کے فرودگاہ مین پہونچنے کی دیر تھی کہ آندھی پھر شروع ہوگئی۔ اور نصف شب کے قریب خاصی بارش ہوئی۔ جس نے تمام گرد بٹھادیا۔ اس کو نواب موصوف معہ لیڈی صاحبہ دس بجے کے قریب سکھون کے معبد دربار صاحب کو تشریف لے گئے۔ نواب لفٹنٹ گورنر اور دیگر حکام پہلے سے دربار صاحب پہونچ گئے تھے۔ وہان تقریباً ایک گھنٹہ ٹھیرے اور مندر کی تاریخ بنا اور اوسکے مصالح کے حاصل ہونیکے مقامات عمارت کی تیاری اور اوسکے صناعون و مراسم وغیرہ کے متعلق ہر ایسا امر جو قابل دریافت تھا بڑے شوق سے دریافت کیا۔ دروازہ کی گورمکھی عبارت کو خود پڑھا۔ ہر مندر مین جاکر شبد اور گرنتھہ صاحب کو سنا۔ پھر اوسکی دونون بالائی منزلون پر جاکر اردگرد کے منظر کا نظارہ کیا۔ اوس موقعہ پر گھنٹہ گھر کو جو ہر مندر کے متصل بیس بائیس برس ہوئے میونسپلٹی نے تعمیر کرایا تھا۔ دیکھکر ارشاد فرمایا۔ کہ طلائی مندر ایسی خوشنما عمارت کے قریب گھنٹہ گھر ایسی یورپین طرز کی سیدھی سادی عمارت کبھی موزون نہین ہوسکتی۔ ہر مندر کی منزل زیرین مین واپس آنے پر جب اونکی نظر اُس معمولی کلاک پر پڑی جو دیوار سے آویزان ہے تو ایسی مقدس اور نفیس عمارت مین ایک کم قیمت کلاک کی موجودگی پر بہت تعجب ظاہر کیا۔ اور فرمایا کہ اس جگہہ کے لئے ہم خود ایک طلائی کلاک روانہ کرینگے۔ ہر مندر سے باہر آکر لیڈی صاحبہ نے عمارت کے چند فوٹو اتارے۔ دربار صاحب مین داخل ہونے سے پہلے کل پارٹی نے بوٹ اُتار کر ریشمین موزے پہن لئے تھے۔ روانگی کے وقت منتظمین نے تمام جماعت کے گلے مین پھولون کے ہار ڈالے۔ دربار صاحب سے واپس آکر لالہ گاگرمل کا کارخانہ قالین بافی دیکھا۔ اور اس صنعت کے متعلق جزو کل تمام حالات بغور دریافت کئے۔ اور زیر تکمیل مکمل قالینون اور اونکے کاغذی نقشون کو بڑے شوق سے ملاحظہ کیا۔ کارخانہ مین آدھا گھنٹہ ٹھہر کر حاضری کے لئے فرودگاہ کو تشریف لے گئے۔ آمد اور واپسی دونون موقعون پر تمام راستہ مین ہزارہا باشندے دوکانون کے سامنے اور چھتون پر اپنے حکمران کے دیکھنے کے لئے

جمع تھے۔ نواب ممدوح کی پارٹی کو قیام گاہ مین پہونچے کچھہ ہی دیر ہوئی تھی۔ کہ پہر مطلع مکدر ہوگیا۔ اور آندہی ایسی تاریک آئی کہ دوپہر کے وقت گھٹاٹوپ اندھیرا چھاگیا۔ اور مکرون مین لمپ روشن کرنے پڑگئے۔ اس کے ساتھہ ہی کسی قدر تقاطر اور ژالہ باری بھی ہوئی۔ مگر نواب ممدوح کی دوبارا تشریف آوری کے وقت مطلع پھر صاف ہوگیا۔ صرف کسی قدر ابر رہا۔

جسکی طرح اس وقت یہی کل یورپین حکام اور لفٹنٹ گورنر نواب وائسرائے سے پہلے ٹون ہال پہونچگئے صرف ایک دو یورپین جو غالباً سہ پہر کی ٹرین پر آئے ہونگے نواب وائسرائے سے بعد ٹون ہال گئے۔

ٹون ہال مین چار بجے تک کل مدعوین جمع ہو چکے تھے۔ جن مین سے بعض کو پہلے سے اس امر کا کوئی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے ایک جگہہ بیٹھہ جانیکے بعد اُٹھاکر دوسری جگہہ بٹھایا گیا۔ تھوڑی سی توجہ سے اسکا بخوبی انتظام ہوسکتا تھا کہ ہر شخص اپنے اپنے قرینہ سے بیٹھے۔ خفیف سی لاپروائی نے خواہ مخواہ کئی شخصون کو شکایت کا موقعہ دیدیا۔ نواب وائسرائے معہ لیڈی صاحبہ پونے پانچ بجے ٹون ہال پہونچے۔ اس وقت ایک گورہ کمپنی کا گارڈ آف آنر معہ بینڈ ہال کے قریب موجود تھا۔ میونسپلٹی کی طرف سے مسٹر سٹوڈ ڈپٹی کمشنر نے ایڈرس پڑھا۔ اور پھر اُسے ایک چاندی کے صندوقچہ مین بند کرکے پیش کیا۔ ایڈرس مین بیان کیا گیا کہ اگرچہ امرتسر قدیم شہر ہونیکا دعوے نہین کرسکتا۔ لیکن یہہ فخر اوسکے لئے کچھہ کم نہین کہ سکھون کا مقدس معبد اُس مین ہے۔ اور وہ سکھہ آبادی کا مرکز ہے۔ تجارتی لحاظ سے بھی یہ شہر عرصہ دراز سے ممتاز چلا آتا ہے جنگ جرمن و فرانس سے شال بافی کی صنعت کے تقریباً معدوم ہو جانے سے جو ہزارون کاریگر بے روزگار ہوگئے تھے۔ قالین بافی کی صنعت نے اونکے لئے پھر ذریعہ معاش بہم پہونچا دیا ہے۔ تعلیم مین بھی اس شہر نے کچھہ کم ترقی نہین کی۔ اور پنجاب بھر مین سب سے اوّل اسی یونیورسٹی نے کلر لکل اور کمرشل تعلیم کا مدرسہ جاری کیا ہے ایک ٹیکنیکل مدرسہ بھی اُس نے کئی برسون سے کھولا ہوا ہے۔ لڑکیون کی تعلیم کا یہان سے بہتر شاید کہین انتظام نہین ہوگا۔ اہالی شہر کی صحت کو قائم رکھنے کے لئے خاص کوشش مدنظر رہتی ہے۔ چنانچہ اسوقت واٹر ورکس۔ بدرروؤن کی تعمیر اور جدید ہسپتال کے لئے سولہ لاکھہ روپیہ قرض لینے کی مسئلہ پر غور کیا جارہا ہے بیکاری قحط زدگان کی دستگیری بھی فراخدلی سے کیگئی ہے۔

نواب وائسرائے کی جوابی تقریر کا لب لباب حسب ذیل ہے :-

مین اس شہر کو چند برس ہوئے ایک معمولی سیاح کی حیثیت سے دیکھہ چکا ہون۔ اوس وقت مجھے دربار صاحب کے پُل پر سے بہیڑ کو چیرتے ہوئے ہرمندر کو جانا پڑا تھا۔ لیکن سابقہ سیر سے اس دوسری سیر کے موقعہ پر جو مین بحیثیت گورنر جنرل کر رہا ہون میرے شوق اور دلچسپی مین کوئی کمی واقع نہین ہوئی۔ لیڈی کرزن کی تو یہہ پہلی سیر ہے جنکے شوق کا فقط اس امر سے اندازہ ہوسکتا ہے۔ ہر سیاح اور خاصکر ہر وائسرائے سکھون کی شریف قوم کی شجاعت اور وفاداری سے لازمی طور پر آگاہ ہوجاتا ہے۔ یہہ اوصاف کسی خاص مقام یا آب وہوا یا قسم ملازمت پر موقوف نہین۔ شنگھائی۔ ہانگ کانگ۔ سرحد ہندوستان یا افریقہ جہان دیکھو یہہ اپنے فرمانروا کے صادق اور جانباز وفادار ہین۔ سکھون کو الفاظ مین ان اوصاف کے اظہار کی ضرورت نہین۔ وہ افعال سے انہین ثابت کرچکے ہین۔ میرے لئے اور جلالت مآب ملکہ معظمہ کے لئے اس سے بڑھکر خوشی کا باعث کیا ہوسکتا ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی مشکلات کے موقعہ پر ہندوستان اور پنجاب کے باشندون نے خود بخود سچی نثاری کا اظہار کیا۔ اور جب وہ مشکلات دور ہوگئین تو سچے دل سے حقیقی خوشی ظاہر کی۔ آپ صاحبان اس جنگ کے حالات و رفتار کو بغور معاینہ کرتے رہے ہین۔ اسکی وجہہ یہی ہوسکتی ہے کہ خود آپ مین سے کئی یا آپکے اکثر ہموطن لارڈ رابرٹس یا ایسے افسرون کے ساتھہ جو لارڈ ممدوح کے ماتحت تھے میدان جنگ مین داد شجاعت و مردانگی دیچکے ہین۔ یہ دوسری وجہہ ہے کہ آپ صاحبان ذاتی تجربہ سے جانتے ہین کہ انگریزی فتوحات مغلوب کی بیچینی یا تذلیل و مقہوری کا باعث نہین ہوا کرتین۔ بلکہ اون سے فاتح و مفتوح کے مابین اتحاد و رفاقت اور خوشحالی کا یادور شروع ہوجاتا ہے۔ اس تاریخی بحث کو ختم کرکے مین مقامی معاملات کی طرف متوجہ ہوتا ہون۔

مین جانتا ہون کہ تمہارے شہر کو تجارتی و صنعتی لحاظ سے مستحکم شہرت حاصل ہے۔ اور وہ تجارت کے لئے بھی ویسی ہی قابلیت رکھتا ہے جیسی کہ سپاہیون کے بہم پہونچانے مین۔ مین ہندوستان مین جہان کہین کارخانون کا رہوان دیکھتا اور اونکا شور و غل سنتا ہون تو مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اِس لئے نہین کہ اُن سے ملک کی خوبصورتی مین اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس لحاظ سے تو دخانی کارخانے بہت مکروہ چیز ہین بلکہ اِس وجہ سے کہ ایسے زمانے مین جبکہ دیسی دستکاریان معدوم ہوتی چلی جاتی ہین۔ وہ سیکڑون بلکہ ہزارون صناعون کی معاش کا ذریعہ بنتے ہین۔ البتہ مجھے ایک امر ناپسند ہے۔ وہ یہہ ہے کہ ایشیائی طرز کی اشیا تیار کرنے مین یورپین آلات سے تو بیشک مدد لو۔ لیکن اونکی ساخت مین یورپین طرز اور نقشون کی کبھی تقلید نہ کرو۔ یورپین ڈیزائن (نقشے) عموماً بھدے۔ بدنما۔ اور عامیانہ طرز کے ہوتے ہین۔ جمیع تمہارے شہر کے بڑے کارخانہ مین یہ دیکھکر مین بہت خوش ہوا کہ اُس مین قالین ہاتھہ سے بنائے جاتے ہین۔ لیکن بعض قالینون کے نقشون مین اجنبی طرز کی آمیزش دیکھکر طبیعت مکدر ہوئی۔ مین آپ کو اس غلطی سے بچے رہنے کی نصیحت کرتا ہون۔ اپنے قدیم ہندی و ایرانی نقشے ہرگز نہ چھوڑو۔ ان نقشون کے موجد وہ شخص تھے جو طبعاً باکمال صنّاع تھے۔ اونکے مجوزہ نقشون کی خوبصورتی کو کوئی جدید اُستادی نہین پہنچا سکتی۔ سب سے بڑھکر مین ہندوستانی والیان ریاست اور امرا کو صلاح دیتا ہون کہ اپنے محلون کی آرائش کے لئے وہ ہرگز یورپین قالین نہ منگوائین۔ انکی شکلین اور نقشے بالکل واہیات ہوتے ہین۔ اپنے ملک کے قالین خریدو۔ اور یہہ شرط کرو کہ وہ ہندوستانی طرز و نمونہ کے ہون۔ ہندوستانی متمولون کا خیال ہے کہ جدید ترین یورپین مصنوعات عین فیشن کے مطابق اور بنا برین بہتر ہوتی ہین لیکن وہ بخوبی سمجھہ لیں کہ فیشن اور عمدگی مین کوئی تعلق نہین۔ بلکہ عموماً تازہ ترین نمونہ صناعی کے لحاظ سے بدترین شے ہوتا ہے۔

تم نے اپنے ایڈرس مین ٹیکنیکل مدرسہ کا ذکر کیا ہے۔ ایسے مدرسہ خواہ مشرقی فنون اور صنائع کی تجدید کی غرض سے قایم کئے جائین یا مغربی آلات اور طریقون کی تعلیم کے لئے۔ یہ مقدم شرط ہے کہ اونکو کاروباری اصولون پر چلایا جائے صنعتی تعلیم کا مدعا طالب علم کو بڑا ادیب بنانا نہین۔ بلکہ عمدہ کاریگر۔ اوسی اصولون سے بڑھکر عمل ہُنر کے متعلق تعلیم دو مین یہ سُنکر خوش ہوا ہون کہ آپ صاحبان شہر کی صحت کے لئے جو امور ضروری ہین اونسے غافل نہین۔ اسکے متعلق مین فقط یہ مشورہ دیتا ہون کہ واٹر ورکس سے پہلے بدرروون کی تکمیل کا کام ختم کرنا ضروری ہے۔ آپ صاحبان نے قحط زدگان کی دستگیری کرنے سے تو میت اور علو حوصلگی کا کافی ثبوت دیا ہے۔ آفات ارضی و سماوی کسی محل یا موقعہ سے مخصوص نہین۔ جو آج مدد کرتے ہین ممکن ہے آیندہ کسی وقت اونکو مدد کی ضرورت لاحق ہوجائے۔ اس دستگیری سے آپنے ایسی ہی امداد کے لئے اپنا استحقاق قایم کردیا ہے۔ بالآخر مین اس خوبصورت صندوقچہ اور آپکے ایڈرس کا شکریہ ادا کرتا ہون۔

اِسکے بعد نواب ممدوح نے ایک متصلہ کمرہ مین جاکر امرتسر کی مختلف قسم کی مصنوعات کو معاینہ کیا اور پونے چھہ بجے کے قریب ٹون ہال سے خالصہ کالج کو جو لاہور کی سڑک پر شہر سے دو میل کے فاصلہ پر ہے تشریف لیگئے اس وقت پھر کسی قدر ترشح شروع ہوکر فوراً ہی بند ہوگیا۔ کالج مین سکھہ سردارون کے علاوہ مسٹر ٹرنگن پرائس قایم مقام پریسیڈنٹ خالصہ کالج کمیٹی اور مسٹر سائیم ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم استقبال کے لئے موجود تھے۔ نواب وائسرائے وہان چند منٹ ٹھیر کر فرودگاہ کو واپس تشریف لیگئے۔ خالصہ کالج۔ اسلامیہ انجمن اور ہندو سبھا کے ایڈرس ملاحظے پیش کئے گئے۔ انکے جواب لارڈ ممدوح نے بعد مین بھیجنے کا وعدہ کیا۔ پروگرام کے مطابق روانگی سے پہلے وائسریگل پارٹی نواب لفٹنٹ گورنر کی مہمان تھی۔ لیڈی کرزن نے جولیڈی ڈفرن فنڈ کی پریسیڈنٹ ہین غالباً مطلع کے صاف نہ رہنے کی وجہ سے شہر کے زنانہ بالخصوص میونسپل ہسپتال کو معاینہ نہ فرمایا۔ اس ہسپتال مذکور کی قابل و لایق لیڈی ڈاکٹرہ کو جسکے اہتمام مین ہسپتال کو بہت فروغ حاصل ہوگیا ہے اگر کچھہ افسوس ہوا ہو تو بعید نہین۔ لیکن ایک لحاظ سے یہ عدم تشریف آوری خالی از فایدہ نہ رہی۔ ورنہ میونسپلٹی کی مستعدی کی قلعی

ہمارے ہاں سے ہر قسم کے مفصل اور ایکسٹرا ہائی گریڈ ... ہمیشہ تیار رہتے ہین ... ہمارے ہاں سے ہر قسم کے

روح

فاضل ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ بابو رحمت علی صاحب سب پوسٹماسٹر ڈاکخانہ نرائن گڈھ ضلع انبالہ نے جو اخبار وکیل کے خریدار ہیں اور اون کا اخباری نمبر ۸۲۴ ہے مجھے تحریر فرمایا۔ کہ میں روح کے متعلق کوئی مضمون تحریر کروں۔ کیونکہ انکے نزدیک مسٹر بدرالدین قریشی کے مضمون مندرجہ اخبار ۱۲ مارچ میں روح کا خاکہ اڑایا گیا ہے۔ اور اُس کا اثر عوام الناس کے عقاید پر جو کچھ پڑے گا وہ ظاہر ہے۔ بابو صاحب کے خط سے مجھکو مسرت بھی ہوئی۔ کہ وکیل کا مدعا جو اسلامی دنیا میں اتحاد و وداد پھیلانے اور قایم کرنے کا ہے اسکی تکمیل خریداران اخبار میں باہمی خط و کتابت اور تبادلہ خیالات سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ اور اسیطرح ہر ایک ہی واسطہ العقد (اخبار وکیل) مختلف طور پر (خریداران) کو ایک لڑی میں منسلک و متحد بنانے والا ثابت ہوتا ہے۔

اور یہ افسوس بھی ہوا۔ کہ روح پر مجھے مضمون لکھنے کی استدعا کیگئی ہے۔ یہ کام کسی محض عالم کا ہی نہیں بلکہ اُس شخص کا ہے جو علم کے ساتھ صاحب دل و اہل اللہ بھی ہو۔ حالانکہ میں محض عالم بھی نہیں۔ ہماری نامور فضلاء لکھتے ہیں کہ حقیقت روح کا مسئلہ علم حقانی میں سے ہے نہ علم سلوک سے۔ شارع علیہ السلام نے حقایق کے متعلق اجمال سے کام لیکر سلوک اور تہذیب نفس کو بہ شرح و بسط بیان فرمایا ہے۔ اور اسی پر زور دیا ہے۔ مجمل رہنے دینے کی وجہ یہ نہیں کہ ان علوم کا حصول بشر کا مقدور نہیں۔ بلکہ اظہار موافی مصلحت جمہور نہیں۔

مصلحت نیست کہ از پردہ برون افتد راز ؛ ورنہ در صحبت رندان خبرے نیست کہ نیست ہیں اگر بابو صاحب کے ارشاد کی تعمیل سے انکار کرتا ہوں۔ تو گویا وکیل کو قایم کردہ و داد کو بے قدر سمجھتا ہوں۔ اور اگر تعمیل پر آمادہ ہوتا ہوں۔ تو اپنی طاقت و حوصلہ سے بڑھ کر ایک کٹھن کام کو اختیار کرتا ہوں۔ حکماء یونان و فارس وغیرہ کے مختلف و پریشان اقوال درج کر دینا ہی مجھے کسیقدر سکبدوش کر سکتا تھا۔ مگر بابو صاحب کا مدعا اس سے برتر معلوم ہوتا ہے میں اُن کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہوں۔ اور اپنی طرف سے ایک لفظ بھی نہ لکھکر مستند فضلاء و صوفیہ کا مذہب تحریر کرتا ہوں اور بابو صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس مسئلہ کو عوام الناس کیا بلکہ لیاقت کی اچھی اچھی مدعی بھی بآسانی نہیں سمجھ سکتے۔ اسلیئے اگر مضمون ذیل عوام الناس کی سمجھ سے بالاتر ہو تو میرے وقت مضمون کا لحاظ فرما کر مجھے معذور سمجھیں۔ امید ہو کہ فاضل ایڈیٹر اس مضمون کو اخبار میں چھاپ دینگے۔

روح اس شے سے مراد ہے کہ اسکا جسم کے ساتھ ملجانا جسم کی زندگی کا، اور جسم سے جدا ہونا اسکی موت کا سبب ہے۔ سرگین کو دیکھا ہوگا کہ اسمیں پہلے عفونت اور پھر جوش پیدا ہوتا ہے۔ اور پھر کیڑے اسکے اندر حرکت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس حرکت کا سبب قریب۔ روح ہے

(ب) جب آدمی مر جاتا ہے اور حس و حرکت کے بعد جامد رہ جاتا ہے تو یہ حالت روح کی جدائی سے ہی پیش آئی ہے۔

اس روح کی حقیقت سنو۔ یہ تین اجزاء سے مرکب ہے۔

جزو اول۔ نسیم طیب (پاکیزہ ہوا) ہے جو چند در چند ہضم کے بعد عناصر کے بخار لطیف سے پیدا ہوتی ہے۔ قوی تغذیہ و تنمیہ و ادراک اسی کے ساتھ ہیں۔ نسمہ یا روح طبعی یا بدن ہوائی۔ اسی کا نام ہے یہ گوشت اور ہڈی میں ایسی سرایت کردہ ہے جیسے پانی میں حرارت یا گلاب کی پتی میں پانی اسی جزو سے روح کا بدن کے ساتھ علاقہ ہے۔ اور اسی کے جاتے رہنے سے بدن کو موت چکھنی پڑتی ہے۔ یہ جوش خون سے دل میں متولد ہوتی ہے اور اسکے معدن اصل قلب و دماغ و جگر ہیں علاجات طبی کا تصرف یعنی کمی و بیشی آلودگی و پالودگی۔ رقت و غلظت کے متعلق تدابیر اسی میں جاری ہیں قلب سے اسی کے قطع تعلق کا نام موت ہے۔ موت کے بعد اس جزو کی مثال اس تنہ درخت کی سی ہو جاتی ہے جو یکبارگی جڑ سے کاٹ دیا گیا ہو۔ اور بدل مایتحلل کا ملنا بند ہو جاتا ہے۔ مگر بریدہ تنہ کی ترکیب کے بگڑنے اور اجزا کے علیحدہ ہونے میں ہنوز وقت درکار ہے۔ اسیطرح نفس ناطقہ کا جو تعلق اس جزو کے ساتھ ہے وہ جدائی کے بعد بھی قایم اور اس جزو کا بدن کچھ بھی موجود رہتا ہے۔ گو آہستہ آہستہ اسکے اجزا پراگندہ ہو جائیں۔

جزو دوم نفس ناطقہ ہے۔ اسی یوں سمجھو کہ جب زمین میں کوئی بیج ڈالا جاتا ہے ہوا پانی مٹی کے لطیف اجزا اسے ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ اور بیج بھی اپنی اندرونی طاقت سے جو خداوند کریم نے اسمیں رکھدی ہے اُن اجزا کو قبول کر لیتا ہے۔ اور پھر ان کو دوسری صورت میں تحویل کر کے اپنے جسم کی افزونی میں ایک خاص طریق اور خاص نظام کے ساتھ صرف کرتا ہے۔ جس سے جڑ، تنہ، پتے، پھول پھل لگتے ہیں۔ اور آخر کمزور ہوتے ہوئے سب کو سب گم ہو جاتے ہیں جب ہر ایک بیج جداگانہ تصرف اور ہر ایک درخت بطرز دیگر نظام رکھتا ہے۔ تو مجبوراً عقل کو ایک نفس کا اقرار کرنا پڑتا ہے جو ان قوی کا حامل ہے (ب) مرکبات ارضیہ کی عفونت کا اپنی حد پر پہونچکر مختلف اشکال کو قبول کرتے رہنا۔ (ج) یا منی و خون حیض کا رحم میں جمع ہو کر اسمیں دل و دماغ و جگر کا بنجانا۔ اور روح ہوائی کا اسمیں پہونچا جانا۔ ایک شکل سے دوسری شکل میں بدلتے رہنا اور ہر ایک شکل کی احکام کا جدا ہونا۔ یہ سب ایک ہی مثال رکھتے ہیں۔ اسکا نام نفس حیوانی ہے۔ اور نفس حیوانی کی قیاس سے ہی نفس ناطقہ کی مثال و ضرورت سمجھ میں آتی ہے کہ جو شئے نظام انسانی کی مقتضی ہے۔ اور اسی کلی و لطائف خمسہ سے انسانی خواص کو بہ تفصیل و توفیر منشعب کرتی ہے۔ اُسی کا نام نفس ناطقہ ہے۔

جزو سوم روح ملکوت ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ نفس کلیہ کی بعض قوی ہونے والی چیز کے ہونے سے پہلے اُسکی صورت کا حمل و تصور کر لیتے ہیں۔ جیسے انسان اپنے کسی مقصود کا ظہور سے پہلے۔ مثلاً ہم ایک مربع بنانا چاہتے ہیں اور وہ بن بھی گیا تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہی مربع فی الخارج ہے جو ہمارے نفس میں تھا۔ اسیطرح نفس کلیہ کے قوی میں بھی جو صورت آئی تھی۔ اُسکے فی الخارج ظہور کو بھی وہی صورت کہہ سکتے ہیں۔ الغرض خداوند کریم نے جب نوع انسان کا پیدا کرنا چاہا۔ تو اُسکی پیدائش سے بہت مدت پہلے اس نوع کی صورت اجمالیہ اُن قوی میں پیدا کر دی تھی مدت کے بعد مبدء فیاض کا فیض تازہ اس صورت انسانیہ کو پہونچا۔ اور یہ ایک چیز بہت چیزوں سے منقسم ہو گئی۔ مثلاً ایک آئینہ میں آفتاب کا عکس پڑ رہا ہے اور اُس آئینہ سے دیگر مختلف رنگ اور پیمانہ کے آئینوں پر اور ایک میں صورت آفتاب منطبع ہے۔ ایک طرح سے تو وہ سب موجودات مستقلہ اور ایک طرح سے اُسی سے قائم ہیں۔ ان سب صورتوں کی جو صورت اجمالیہ ہے وہی روح البشر ہے۔ مدت دراز کے بعد اس صورت پر ایک اور فیض تازہ ہوا۔ اور اُسنے بعض قوی نازلہ میں نزول کیا۔ جسطرح روح ہوائی کے بدن میں پہونچ جانے کی بابت پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اسیطرح نفس کلیہ ایک منظر سے چھپتا اور دوسرے سے ظہور کرتا ہے۔ جیسے ہوا سے پانی پانی سے ہوا ہو جانا۔ جسمیں نفس کلیہ بہر حال قایم ہے) بحیثیت اس تقسید کے اُسے نفس ناطقہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور وہ صورت روحانی مذکورہ بالا اسکے ساتھ ملکر ایک ہو جاتی ہے (جیسا کہ فی الخارج اور مربع فی الذہن ایک ہوتے ہیں) اسی جزو کی وجہ سے وہ خطیرۃ القدس میں اور اسکے اعمال علیین یا سجین میں مرقوم ہوتے ہیں۔ نیک عمل کا اسصورت شاکیہ میں نورانی نقطہ اور بد عمل کا سیاہ نقطہ بنا جاتا ہے۔

اجزاء روح کے بعد یہ بھی واضح رہے کہ ہر ایک جزو کی جداگانہ خاصیت اور ہے اور دو دو کی ملکر اور۔ احکام معاش و معاد کا تعلق روح پر جو کچھ وارد ہوتا ہے وہ ان ہی خواص سے مستند ہے۔ اور لطائف نفس بھی ان ہی کثیر الاجزاء سے منشعب ہیں۔

روح ہوائی کی خاصیت یہ ہے کہ عناصر سے متمدد (مدد لینے والی) اور ناسوت میں متمکن ہے اسکی تین حالتیں ہیں (۱) مغلوب جوارح ہو۔ اسکا کام اُن افعال کو جو جوارح سے صادر ہوں۔ پورا کرنا ہے۔ یعنی افعال عادت جوارح کے حکم سے مقتضیات طبیعت میں جاری ہوتے ہیں اور روح ہوائی اُن میں غرق ہوتی ہے۔ اسوقت اُسکا نام نفس بہیمی ہے۔ (۲) حکم جوارح میں غرق نہو۔ بلکہ جن اخلاق و صفات کا تعلق ارواح قلبیہ و دماغیہ سے ہے وہ روح ہوائی پر غالب ہوں۔ یا وہ عمل جو پیکر اخلاق و صفات کو متمم ہوں اور وہ اخلاق اس عمل کے بغیر پوری نہ ہوتی ہوں۔ یا وہ عمل جو ان صفات کے لیے شرح کا حکم رکھتے ہوں۔ گو وہ اخلاق و صفات ان کے بغیر بھی پوری ہو جاتی ہوں غرض ان صورتوں میں سے کچھ ہوں۔ بہر حالت میں اُسکا نام نفس انسانی ہے

Shamlee Lion's Fair Balm

چیمبرلینس کی پین بام دیوانی گنٹیہ کو دور کرنیمیں شہرۂ آفاق ہے اگر یکدفعہ لگانیسے درد دور ہو جاتی ہے اور متواتر استعمال سے ہفتوں کی عرصہ میں بالکل شفا ہو جاتی ہے۔ یہ بام ہر قسم کی درد کی سکن ہے اور کٹیرات پسلی اعضا و جہاتی کی دردوں موچ آماس۔ لنگڑا پن۔ چوٹوں زخموں اور جلی ہوئی سقاما کے لیئے بھی مفید ہے اسکو استعمال سے ان تمام تکلیفوں کا ایسی جلد ازالہ ہو جاتا ہے کہ ویسی جلدی کسی اور دوا سے نہیں ہوتا قیمت دو روپیہ ایک روپیہ۔ یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے مل سکتی ہے۔

(۳) روح ہوائی دو جزو لطیف میں سے کسی ایک کی مغلوب ہو۔ اسوقت اُسکا نام نفس ملکی ہے۔

روح ملکوتی کی خاصیت یہ ہے کہ روح القدس کے سامنے جو خطیرۃ القدس میں ہے حاضر ہو کر اُسکے ساتھ اتصال پیدا کرے۔ ملا اعلےٰ میں راسخ القدم ہو۔ اور بقدر استعداد اُن سے ہم زبانی کا شرف رکھتی ہو۔ ارواح افلاک سے رموز و اسرار اُسکے دل پر فایض ہوں۔

مجازاۃ و جزائے نیک و بد کا سبب بھی فی الحقیقت اسی جزو کی وہ بالخاصہ کشش ہے۔ جو اُسے خطیرۃ القدس کی جانب ہے۔ ..... پس اگر روح ہوائی میں صفات مناسبہ بخطیرۃ القدس مرکوز ہیں تب تو روح ملکوتی رحمت و انس پاتی ہے۔ اور اگر اُسکے متضاد ہیں تب دہشت و نفرت۔

روح ملکوتی و روح ہوائی کے باہمی تعلق کی مثال ایسی ہے۔ جیسے پارہ کے اندر پانی اور چاندی۔ گو عقلاء کو معلوم ہے کہ سیماب کا سیال ہونا بوجہ رطوبت ہے۔ اور ثقل بوجہ سیم۔ مگر دونوں میں ایسی گرہ بندہ گئی ہے کہ ایک دوسرے سے جدا کرنا دشوار ہے۔ اسیطرح روح ملکوتی و ہوائی دونوں ملے ہوئے ہیں۔ اور انفکاک مشکل ہے۔ ایک کی کشش سے دوسری منجذب ہوتی۔ اور ایک کے رنج و راحت سے دوسری متالم و متنعم بنتی ہے۔

نفس ناطقہ کا کام روح ہوائی کے متعلق اُسکے اجزا میں گرہ لگانا۔ اور پارہ پارہ سے بدن کو مجتمع رکھنا ہے جیسا کہ نباتات میں ہوتا ہے۔

نفس ناطقہ نے روح ہوائی کے اجزاء کو متصل کرنے میں ایک ایسی قوت پیدا کردی کہ جب موت بدن خاکی و روح ہوائی میں آکر فاصلہ ڈالتی ہے۔ تو تب بھی روح ہوائی دست و پا بریدہ شخص کیطرح باقی رہ جاتی ہے۔ حس مشترک و متصرفہ۔ وواہمہ و خیال و حافظہ اُسیطرح اُسکے اندر محفوظ ہوتے اور نفس ناطقہ اُسکی تدبیر میں اُسطرح قایم رہتا ہے۔ سابقہ اخلاق اور نیز ارادی اُسیطرح رہتے ہیں۔ اگر سمع و بصر جاتے رہے ہیں تو حس مشترک نے اُنکی جگہ سنبھال لی ہے۔ چونکہ یہ حس و نیابت جزائی و شنوائی کے واسطے سے ادراک کرتے کرتے اس وضع و طریق کی شناسا و خوگر بن چکی تھی۔ اسلیئے مفارقت بدن کے بعد بھی نفس ناطقہ کے فیض بلکہ مصلحت کلیہ کے سبب سے جو یہاں مصلحت جزئیہ کا کام دینے لگی ہے۔ وہی حس سمع و بصر کا کام بھی دینے لگتی ہے۔ اور مسموع و مبصر کی صورت مبدأ فیاض کی تھوڑی سی عنایت سے اُسپر قابض ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ جیسے قوت دراکہ میں نتیجہ کی صورت۔ مقدمات نتیجہ کے بچنے سے قایم ہو جایا کرتی ہے

نفس ناطقہ کی خاصیت اپنی اصلیت کے اعتبار سے تو نفس کلیہ میں منضمحل ہو جانا ہے۔ اور عروق ما سار یقا کی راہ سے انانیہ کبرے کا دعوےٰ کرنا اور ملکوت کی راہ سے خطیرۃ القدس کا مشاہدہ و الہام ملائکہ کو قبول کرنا۔

اگر روح ہوائی ملکوت کی مغلوب ہو جائے تو وہ ملا اعلےٰ یا ملا اسفل میں سے ایک فرشتہ کی مانند ہو جاتی ہے۔

ان دو جزو لطیف اور روح ہوائی کے درمیان پانچ لطیفہ پیدا ہوتے ہیں۔ سر تولید یہ ہے کہ ہر دو جزو لطیف روح ہوائی پر تمام و کمال قابض ہو کر اُس سے عشق و محبت پیدا کرلی۔ اسلیئے روح ہوائی سے نوع در نوع ہونے سے انکا فیض بھی چند نوع پر ہو گیا۔ وہ قوت جو بگر میں بخصوصیت ہے نفس نباتی ہے۔

وہ قوت جو ملکات اور اخلاق کی حامل ہے اور جسکا تعلق بمصدر صنوبری سے ہے۔ قلب ہے۔

وہ قوت جو بخصوصیت دماغ سے متعلق ہے اور معقولات و متخیلات و متوہمات کا ادراک اُسی کا خاصہ ہے۔ عقل ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس و قلب و عقل کا پورا پورا تکیہ روح ہوائی میں ہے۔ لیکن وہ ہر دو جزو لطیف کا فیض بھی قبول کرتے رہتے ہیں۔ جیسے چشمہ کی متصلہ دو نہریں تراوت۔ اور بدن جگہ سے براہ عروق ما سار یقا تازگی و نظارت کو۔

نفس کی مناسبت روح ہوائی سے ہے اور عقل کی روح سماوی سے اور قلب کی نفس ناطقہ سے اسی لیئے قدماء صوفیہ نے قلب سے مراد لطیفہ انسانیہ معہ اُسکے متعلقات کے رکھی ہے اور عقل کو زبان روح فرض کیا ہے۔

جب سالک روح ہوائی کے غلبہ سے فی الجملہ خلاص پالیتا ہے۔ اور دو جزو لطیف سے اُسے سابقہ پڑتا ہے تو اُسکا قلب روح اور اُسکی عقل سر سمجھی جاتی ہے۔ قلب و روح میں فرق یہ ہے کہ قلب تو روح ہوائی کی قوت اور اعماق بدن سے نکلا ہوا اور جزو لطیف کے فیض سے سیراب و تربیت یافتہ ہے۔

اور روح ان دو جزو لطیف سے (جنکی آپس میں گرہ لگی ہوئی ہے جو روح ہوائی کے لطیف طبوس اور فی الجملہ اُسپر تکیہ زن ہے اور عقل اور سر میں فرق یہ ہے کہ عقل تو روح ہوائی کی قوت اور دماغ میں متمکن۔ نیز دو جزو لطیف کے فیض سے سیراب و تربیت یافتہ ہے۔ اور سر وہی دو جزو لطیف ہیں جو بہم آمیختہ اور خلاصہ روح ہوائی کو اپنا پیرایہ بنائے۔ اور اول پر سوار ہو کے ہوئی ہیں۔ اسی لیئے روح قلب سے لطیف تر ہے اور سر عقل سے روشن تر۔ قلب کا کام۔ وجد۔ روح کا کام الفت عقل کا کام یقین ہے۔ سر کا کام فرق مراتب کا مشاہدہ۔

جب سالک روح ہوائی سے بالکل فارغ ہوتا اور اُسکا تعلق دو جزو لطیف سے آپڑتا ہے تو اُسکی تین حالتوں میں سے ایک حال ضرور ہو گی

روح ملکوت اسے اپنی جانب کھینچتی ہے۔ اور روح القدس میں اسکا اضمحلال شروع ہو جاتا ہے اور اسی میں تلاشی (فانی) ہو کر از سر نو بقا پاتا اور اپنے آپ کو پہچانتا ہے۔ یہ تو درثہ نبوت ہے۔

(۲) یا نفس ناطقہ اپنی جانب کو کھینچ لیتا اور سالک انانیت کبرے میں متلاشی ہو کر پھر از سر نو بقا پاتا اور خودی میں آتا ہے۔ یہ ولایت کبرے ہے۔

(۳) یا دونوں میں علے وجہ الاتم جمع کرتا ہے اور یہ جمع الجمع ہے۔

صاحب جمع الجمع کا سلسلہ کلام دو جانب سے جاری ہوتا ہے

کبھی تو نفس کلیہ دواعیہ انانیہ کبرے کی جانب سے جو طراوت یا سیلاب کیطرح سالک میں اثر کرتا ہے۔

کبھی روح القدس و الملا اعلےٰ کیطرف سے۔ اسار یقا کیطرح۔

در یغا کہ برخوان الوان علم ۔۔۔ دمے چند خوردیم و گشتیم بس۔ (قاضی محمد سلیمان عفی عنہ)

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ چونکہ آپ کا اخبار گوہر بار عالم اور قوم کی خدمت کے لیئے کمربستہ ہے اور آمادہ ہے براہ مہربانی اسمضمون کو ایک گوشہ میں جگہ دیکر ممنون و مشکور فرماویں۔

بیوجہ قتل انسان کی سخت ممانعت اور اُسکے لئے عذاب شدید کی وعید

اندریں علاقہ پشاور میں ایک سفاک بیباک مخالف قول خدا و رسول مسمے حمداللہ ولد سکندر خان قوم مشوخیل سکنہ تہکال بالا ضلع پشاور نے دو بیگناہ افسران جالیانوالہ صاحبان یورپین کو قتل کر کے غریب رعایا یعنی بیچارے وفادار مسلمان افغانان کے دل میں اس حادثہ جانکاہ اور واقعہ ہولناک سے سخت اضطراب اور نہایت تشویش پیدا کی ہے۔ بقول سعدی علیہ الرحمۃ۔ چو از قومے یکے بیدانشی کرد۔ نہ کردند۔ الخ منزلت ماند۔ مصداق ایسے بدکردار ملعون کے فعل قبیح کا اثر قوم کی مجارٹی پر بہت برا پڑتا ہے۔ اور بعض جہال اور دشمنان قوم ایسے فعل کو مذہبی پیرایہ میں لاکر عام لوگوں کو محل تہمت و الزام بنا دیتے ہیں۔ اسواسطے ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ ایسی ناشایستہ حرکت میں کوئی دینی فایدہ نہیں۔ بلکہ دین و دنیا و دونوں جہان کا نقصان اور وبال ہے۔ اور نیز دین محمدی کی پاک تعلیم اور اخلاق اہل اسلام کے برخلاف ہے۔ اور ایسے فعل شنیع کا مرتکب ملعون و مطعون خلایق اور معتوب خدا و مغضوب بادشاہ وقت ہو جاتا ہے اور قوم و ملک کو داغ لگاتا ہے۔ اب ہر بیدار مغز

Bowel Complaint in Children

باول کمپلینٹ گرمی کے موسم میں بچوں کی بیشتر عموماً خرابی پیدا ہو جاتی ہے جسکا فی الفور احتیاط سے علاج کرنا چاہیئے۔ اور جونہی کوئی خرابی دکھائی دی چیمبرلین کی دوائی موسوم کالک کالرا اینڈ ڈایرہیا ریمیڈی کا استعمال شروع کرنا چاہیئے بچوں کو دانت نکالتے وقت اسہال کی کم و بیش ضرور شکایت ہو جاتی ہے۔ جو متذکرۃ الصدر دوائی کے پلانے سے بآسانی بند ہو جائیگے۔ مفصل ہدایات ہر بوتل کے ساتھ ملفوف ہیں قیمت فی بوتل دو روپیہ۔ ایک روپیہ

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

Chamberlain's Cough Remedy

کیا ابھی تک کھانسی کی شکایت ہے غالباً اب تک تم دو تین مختلف علاج کر چکے ہو گے اور فایدہ نہ ہونیسے کسیقدر مایوس سے ہو گئے ہو گے اگر تم بلا مزید توقف دیگر ادویہ کی آزمایش کی ایک بوتل چیمبرلین کی کف ریمیڈی کی خرید لو تو ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ یہ کھانسی کا عمدہ علاج ہے۔ اور گلو و پھیپھڑوں کو مضر بلغمی مولد سے صاف کر کے تمام گرانی۔ اور اختناق کو فی الفور دور کر دیتی ہے ہم ذمہ لیتے ہیں کہ چیمبرلین کی علاج کی ہر بوتل کھانسی کو فی الفور دور کر کے صحت بخشیگی ہر سوداگر ہو یہی دوا در اکبر و پیہ فی بوتل پر ملسکتی ہے۔ شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

* {غلطی سے صفحہ ۱ کی جگہ ۷ اور ۷ کی بجائے صفحہ ۶ لگ گیا ہے۔ ناظرین پڑھتے وقت اس کا لحاظ کر لیں۔}

جسکو خدا نے عقل سلیم دی ہو اوسکا کانشنس بلا تامل کہدیتا ہی کہ جس مذہب کی ابتدا تعلیم ہو ایسی مذہب پر تین حرف۔ خدا کی پاک کتاب جسکے سچے ہونیکا خود خدا گواہ ہی اور اوسکی برحق رسول کی سچی حدیث جو کلام ربانی کی اصلی شرح ہے سے روس الاشہاد کر رہی ہی جسکا اقتباس حسب ذیل ہدیہ ناظرین ہے۔ قولہ تعالی و تقدس۔

من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا یعنی جسنے قتل کیا کسی جان کو بغیر جان کر یا فساد کر لیے زمین میں گویا اوسنے سب لوگوں کو قتل کیا۔ اور فرمایا۔ لا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذالکم وصکم بہ لعلکم تعقلون۔ مت مارو تم کسی جان کو جسکو اللہ نے حرام کیا ہی بغیر حق کی یہہ خدا کا حکم ہی تمکو کہ شاید تم سمجھو۔ اور فرمایا قل انما حرم ربی الفواحش ما ظہر منہا و بطن والاثم والبغی بغیر الحق یعنی اے پیغمبر تم کہدو کہ حرام کیا میرے رب نے قبائح ظاہری اور باطنی اور گناہ اور بغاوت۔ اور جن سی کہ مسلمانونکا معاہدہ ہو جیساکہ سرکار سکے انکی ساتھہ نیک معاملہ کے واسطے خدا یوں تحریص دلاتا ہی۔ لا ینہکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروہم الایہ یعنی وہ جو تم کو دین کیواسطے قتل نہ کرین اور گھروں سی نہ نکالین انکی ساتھہ احسان کرنیسے تمکو اللہ منع نہیں فرماتا یہہ صاف ظاہر ہی کہ سرکار ہمکو دینی فرائض کی بجا آوری سی منع نہیں فرماتی بلکہ ہمکو پوری آزادی حاصل ہے بلکہ خصوصا اہل اسلام کو ایسی آزادی ہی کہ ملک اسلام میں بھی حاصل نہیں۔ اور اللہ فرماتا ہی۔ اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا۔ اس سی وفائے عہد کی اشد تاکید ہے یعنی ضرور تم پورا کرو عہد کی بابت تم سے پوچھا جاویگا۔ اور عہد والوں کو ساتھہ خیانت خدا کی نزدیک بہت ہی مذموم ہے چنانچہ فرمایا ہے۔ ان اللہ لا یحب الخائنین بیشک اللہ پسند نہیں کرتا خیانت کرنیوالوں کو۔ اور فرماتا ہے ان اللہ یامرکم بالعدل والاحسان بیشک اللہ تمکو عدل اور نیکی کرنیکے لئے فرماتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ یعنی اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ پڑو پس جو کوئی ایسا فعل شنیع کرے وہ بمصداق خسر الدنیا والاخرۃ ذالک ہو الخسران المبین دنیا اور آخرت دونوں جہانکے خسارہ میں پڑ جاتا ہے غرض کہ تمام قرآن شریف ایسی پاک ہدایتوں سے مالا مال و مملو ہی اور ہر حدیث مبارک یوں پکار پکار کر ارشاد فرما رہی ہی الا و ہی بنیان الرب۔ ملعون من ہدم بنیان الرب یعنی آدمی بنا کردہ خدا کا ملعون ہی وہ جو ایسی بنیاد کو ویران کرے۔ فرمایا ہی من قتل معاہدا لم یرح رائحۃ الجنۃ وان ریحہا توجد من سیرۃ اربعین خریفا یعنی جسنے صاحب عہد کو قتل کیا وہ بہشت کی بو بھی نہ پاویگا۔ اور بہشت کی بو ایسے شخص سی چالیس برس کی راہ دور ہی یعنے اوسپر ناممکن ہی قتل ناحق ایسا فعل زبون ہی جسکی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اول ما یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء یعنی قیامت کے دن اول جو معاملہ لوگونمیں قابل فیصال ہوگا وہ خون ناحق کی بیٹے جانیکی بابت ہوگا۔ دوسری جگہہ فرمایا ہی لا یدخل الجنۃ من لا یامن جارہ جس ہی کہ اوسکا ہمسایہ امن میں نہو وہ بہشت میں داخل ہی نہوگا۔ دوسری حدیث ہے الخلق عیال اللہ احبہم الی اللہ انفعہم لعیالہ یعنی انسان خدا کی عیال ہیں خدا اسکو محبوب رکھتا ہی جو اسکی عیال کو یعنی خلق اللہ کو نفع پہونچاوی۔ اور حدیث ہی کہ الانسان سری وانا سرہ یعنی اللہ فرماتا ہی کہ انسان میرا راز ہے اور میں اوسکا راز ہوں۔ انسان کا قتل کرنا خدا کے راز کا قتل کرنا ہے اسیطرح تمام کتب احادیث ایسی ہی متبرک ہدایت اور تعلیم سے لبالب ہیں۔ ناظرین اب طالبان حق پر بخوبی روشن ہی کہ اسلام اور اسلام کی پاک تعلیم کا کوئی قصور نہیں اب اگر کوئی جاہل جسکی آنکھوں کو تعصب نے اندہا کر دیا ہو وہ آنکھیں بند کر کے موہنہ کو کھول دیوی تو اسکو ان بے جا الزام سی اسلام پر کسی قسم کا شبہہ نہیں لگ سکتا۔

دنیا میں مہذب سی مہذب ملک اور قوم میں بھی ایسے افراد پائے جاتے ہیں جو انکی جہالت انکی کوتاہ اندیشی اونکی خباثت جبلی اونکی بدقسمتی بدکرداری ناہنجاری . . . . . .

الفاروق یعنی حضرت عمرؓ کی مفصل سوانح عمری شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی جادو طرازی حسن بیان طرز تحریر و تحقیق واقعات کی نسبت کچھہ کہنا تحصیل حاصل ہی ہندوستان بھر کی لائق اصحاب اونکی زور قلم کے معترف ہیں واقعی مولانا صاحب جیسے فاضل مبصر نگار کے لیے حضرت فاروق اعظم رضی جیسے عدیم النظیر ہیرو کی ضرورت تھی عرصہ سی لوگ اس کتاب کی اشاعت کیلو ہمہ تن چشم ہو رہے تھے الحمد للہ کہ اب مکمل ہو کر چھپ گئی ہی مطالع پر معلوم ہو سکتا ہی کہ مولانا نے کس خوبی و متانت سے ہر قسم کی بڑی دقیق مسایل کو حل کر دیا ہی اور کیسے کیسے دلچسپ واقعات کو کس لطافت و فصاحت کی ساتھہ قلمبند کیا ہے قیمت مجلد ۸ غیر مجلد تین روپیہ شائقین تاخیر نہ کریں ورنہ دوسری ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا المشتہر مینجر اخبار وکیل امرتسر

اونکو دیگر ابنائے جنس کے اعمال افعال اقوال سی بدرجہا مختلف اور مخالف ہوتے ہیں۔ ہم جمیع افسران و ریئسان جاگیرداران انعام خواران نمبرداران زمینداران ساکنان یوسفزئی ضلع پشاور حصہ ضلع مردان بحیثیت مجموعی کے سب مسلمان ہیں ان بیگناہ افسران کے قتل پر تہ دل سے اظہار رنج و افسوس کرتے ہیں اور اس مرتکب شریر النفس ملعون و مردود دوجہان یعنی حمداللہ عبدسگال دشمن ملک و قوم و سرکار کی ہی اسکی روح پر لعنت بھیجتے ہیں کہ ابد الاباد تک خدائے کریم اسکے روح کو معذب رکھی اور اپنی مہربان سرکار کے اقبال ابد پیوند کی ترقی روز افزون کی دعا بدرگاہ قاضی الحاجات کرتے ہیں۔ اور دلی ارادی سی جسکی تصدیق ہماری عادل سرکار کو ہماری خدمات کے ذریعہ بخوبی ہو چکی ہے۔ نقد جان بکف لیکر جان نثاری کو حاضر ہیں کیونکہ ہماری رگوں میں شریف خون دوران کر رہا ہے جس سی ہماری جسم یعنے ہمارے گوشت پوست بلکہ ہڈی کو اس شریف خون سے نشو نما ہے۔ ہم سچے دل سی کہتے ہیں کہ خدا وہ وقت اور دن ہماری سرکار کو نہ دکہاوی کہ کسی تکلیف کا سامنا ہو) ہم اپنا فخر بلکہ اپنی آیندہ نسلوں کا بھی فخر سمجھتے ہیں کہ ہماری وفادار خون سرکار کی خدمات میں فدا ہوں۔ سرکار کون سرکار جسکے سایہ عاطفت کے نیچے ہم نہایت امن کمال آزادی غایت درجہ کی رفاہیت اور آسایش سی زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہم سرکار کے کون کونسے احسانات کا شکریہ کریں ہمکو مذہبی آزادی یہاں تک حاصل ہی۔ اور سرکار ہماری حامی ہے کہ دور نہ جاؤ ریلوی سٹیشن لاہور کی اسطرف لنڈے بازار میں ایک مسجد اہل اسلام کی تہی جو عہد سکہاں میں ہم سے چھینی گئی تہی۔ اور اسمیں بجای تسبیح و تہلیل کے نہنگ سکہہ لوگ بھنگ گھوٹ گھوٹ کر کہلے دل سے پیتے تھے۔ وہ مسجد سرکار نے ہمکو دلادی ہے اور چند روز سی جبکہ بادشاہ ہندوستان نائب السلطنت ہز اکسلنسی جناب نواب مستطاب گورنر جنرل بہادر ہند تشریف لاوی تو وا مرمت اس مسجد کی امداداً ایک معقول رقم عنایت فرماوی تقاضای شرافت ہم اہل اسلام اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہم ظاہر و باطن ہوتے جاگتے اپنی محسن گورنمنٹ کی وفاداری اور خیراندیشی کا دم بھر کر رطب اللسان رہیں ہمکو کسی قسم کی رکاوٹ ادائی فرایض مذہبی مثلاً صوم صلوۃ حج اذان وغیرہ میں نہیں ہے۔ ناظرین ہم اپنے مضمون کو اس قطعہ فی البدیہہ پر ختم کرتے ہیں ؎ الٰہی تا فلک را پائداری حاصل است از تو ۔ زمیں را استواری ذات است ای حضرت یزداں بحق دشمنانش زہر مرگ از قہر یزدانی ۔ بکام دوستانش بادۂ امید فرحزا

ہم ہیں فدویان سرکار دولت مدار

ملک خدا بخش خاں ٹوانہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مردان۔ خان بہادر محبت خاں خان و رئیس اعظم طور و خان بہادر خواجہ محمد خان خان ہوتی۔ خان بہادر محمد ابراہیم خاں جاگیردار مردان اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس حال پنشنر۔ دوست محمد خان خان کہیوڑہ جاگیردار۔ غلام حسین خان رئیس ہوتی۔ محمد عمر خاں خان شیوہ موجب خوار و رئیس تیسر علیخان برادر خان بہادر خواجہ محمد خان ہوتی رئیس۔ شیخ ایزد بخش منصف مردان۔ برادر شیخ خدا بخش خان بہادر جج راولپنڈی۔ بہرام خاں برادر خان بہادر محبت خان طور و رئیس۔ محمد اکبر خاں خلف خان بہادر محبت خان طور و۔ عیسے خان صوبیدار میجر پنشنر رئیس معیار۔ خان زادہ فتح محمد خان خان مردان۔ مولوی شیخ فضل الٰہی پلیڈر درجہ اول چیف کورٹ۔ محمود خاں نمبردار معیار۔ ملک حیات خان نمبردار مردان۔ امیر خان صوبہ دار پنشنر مردان۔ دیار خان معتبر ساکن بزخالی۔ موجب خوار آزاد خان خان مہمند محمد اکبر خاں جاگیردار و رئیس ٹوپی۔ ملک عباس خان نمبردار مردان۔ ملک خوشحال خاں انعام خوار و نمبردار مردان۔ ملک حاجی خاں نمبردار مردان۔ محمد سید خاں ڈپٹی انسپکٹر درجہ اول مردان۔ محمد عمر خان خانخیل ہوتی منشی احمد شاہ مختار کار خان بہادر خواجہ محمد خان ہوتی مفتی فضل محمود شیشہ دار صاحب مجسٹریٹ مردان شیر باز خان عرایض نویس مردان۔ مرزا عباس اپیل نویس مردان۔ مرزا محمد عثمان عرایض نویس مردان۔ و جمیع رعایائے یوسف زئی۔

اقصائے مغرب یہ جزیرہ جزائر کی آخری تین سو برس کی تاریخانہ واقعات بربری غارتگروں کی اصلیت خاندان باربروسہ (کپتان خیرالدین و عروج) کے تفصیلی کارنامے ترکوں کا بحری اقتدار اور بحر روم کی سہ صد سالہ حکومت عربی سند کی انگریزی تاریخوں کا لب لباب اور اسپین کی جلاوطن مسلمانوں کا جوش انتقام اور ساحل اسپین پر کتازیان الجزائر اور ٹیونس کا آل عثمان کی ظل حمایت میں آنا دول مقدورہ یورپ کا بربر پر حاسدانہ حملہ کر کے منہدم ہونا الجزائر پر اسپین کا جہاد پرتگال اور لیپسٹو کی مشہور معرکہ حجم قریبا ۳۰۰ صفحہ نہایت خوشخط جسمیں بہت سی عمدہ نقشجات بھی شامل ہیں قیمت عہ المشتہر مینجر اخبار وکیل امرتسر

بقیہ رہنمائے حج

اس کیمپ کی انتظام اور ترتیب میں بھی گورنمنٹ نے نہایت فیاضی و رعایت سے کام لیا ہے جسکی تفصیل مختصر طور پر کردونگا کیونکہ پورے حالات کے لکھنے سے خوف طوالت ہے۔

کیمپ کے دونو جانب دو مسجدیں نہایت وسیع طیار کیگئی ہیں ایک انگریز سپرنٹنڈنٹ اور ایک ڈاکٹر اور کافی عملہ پولس کا منتظم کیمپ مقرر کیا گیا ہے۔

حاجیونکو دونو وقت پکا پکایا کھانا سبجانب گورنمنٹ ملتا ہے جسکی تفصیل یہ ہے۔

یعنے فکس تین پاؤ چانول یا آٹا پاؤ بھر گوشت اور چھٹانک بھر گھی بقدر ضرورت دال یا ترکاری۔ اگر جی چاہے بعوض گوشت کے اوسیقدر شکر یا چانول یا آٹا لینے کا بھی ہر شخص کو اختیار ہے کھانا خواہ خود پکاؤ یا پکا پکایا لو جو کہ نہایت اول وقت سرکاری الکاران کی معرفت تقسیم ہوتا ہے کسی حاجی کو کسی قسم کا شاکی نہیں پایا۔ جا بضرورت کا نہایت عمدہ انتظام از قسم صفائی وغیرہ تھا۔ سب سے بڑکر یہ کہ آگنبوٹ کی تاریخ کا پہلے سے تعین کردینا اور جو تکالیف عموماً آگنبوٹ والونسی ہمیشہ حاجیوں کو پہنچتی تھیں اونکا کالعدم ہوجانا۔ کرایہ آگبوٹ کا بجائے فی کس اسی روپیہ گورنمنٹ نے مقام آلہ آباد میں لیلیے تھے باقی روپیہ حوالہ کردیا تھا سنگاپور ہی سے ستر روپیہ گورنمنٹ مالک جہاز کو اور دس روپیہ واسطے اخراجات کیمپ کے لیتی ہے مگر میری خیال میں گورنمنٹ کو اس سے بہت زاید خرچ کرنا پڑتا ہے بعض حاجی عرصہ دراز سے کیمپ میں گورنمنٹ کے مہمان رہتے ہیں قریب ایک چہارم کرایہ کے اونہوں نے خوراک میں وصول کرلیا ہوگا بعض حاجیوں نے قبل روانگی جہاز کے اپنا عزم فسخ کردیا اور گھر کو واپس جانا چاہا فوراً اونکو اسی روپیہ واپس کردیئے گئے اور اخراجات خورد و نوش وغیرہ کی بابت کچھ وضع نہیں کیا گیا۔ ایک یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اہل بخارا و یارقند سے اسکا نصف کرایہ آگنبوٹ کا لیا گیا۔ اور ایک مترجم تیس روپیہ ماہوار کا اونکے ہمراہ کا انتظام کیا گیا ہے واسطے حاجگام میں مقرر رہے۔ اور اول سے آخر تک ان لوگوں کی بہت بڑی رعایت بہ نسبت ہندوستانیوں کے کیجاتی ہے۔ غالباً واسطے تالیف قلوب رعایای غیر ملک کی یہ انتظام ہو۔ واللہ اعلم

آگنبوٹ کی روانگی کی تاریخ ۱۵ فروری مقرر تھی مگر ۱۹ کو بندرگاہ میں پہنچا۔ اور ۲۰ فروری کو علی الصباح عین مقام کیمپ سپرنٹنڈنٹ واسطے حجاج کے آکر کھڑی ہوی۔ کھانا اسروز صبح کی نماز کے وقت کل حجاج کو تقسیم ہوگیا تھا غرضکہ اسباب وغیرہ ریل میں رکھی جانیکے بعد دس بجے دن کو روانہ ہوکر قریب بارہ بجے دوپہر کے دریائے کرناپھولی کے کنارہ پر ریل پہنچی۔ یہ ایک شیرین دریا چاٹگام کے قریب ہے جو کہ سمندر میں جاکر گرتا ہے۔ سمندر اس مقام سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ دریائے مذکور میں ایک چھوٹا اسٹیمر حاجیوں کے لینے کو واسطے تیار کھڑا تھا۔

حاجیونکے اسٹیمر پر سوار ہونیکے وقت اختیارات صاحب سپرنٹنڈنٹ بھائیہم کیمپ چاٹگام کے ختم ہوئے مگر قبل اسکے کہ ہم لوگ شکریہ مہتمان کیمپ چاٹگام کا ادا کریں۔ آگے کا حال لکھنا نامناسب ہے بمقام مذکور کے جملہ حکام خصوصاً افسر اعلے سٹرآرتھر ہائی صاحب سپرنٹنڈنٹ پلگرم کیمپ حاجیونکے حال پر نہایت مہربان اور شفیق تھے اور فی الواقع ایک غیر مذہب کی گورنمنٹ کے واسطے یہ امر نہایت قابل فخر ہے کہ ایسے لایق حاکم ایک مسلمانوں کی بڑی مذہبی فرض کے اہتمام و انتظام کے واسطے انتخاب و مقرر کئے گئے کہ عام مسلمان جنکی نہایت شاکر و ممنون و مشکور تھے اور اس باعث خیر خواہی گورنمنٹ میں انکے قدم اور مضبوط و مستحکم ہوگئے صاحب موصوف کی نیک مزاجی کا اثر اونکے جملہ ماتحت لوگوں پر بخوبی عمدہ طور پر پڑتا تھا کہ جسکی وجہ سے کل افسران و ملازمان متعینہ کیمپ حجاج کے ساتھ ازحد شفقت اور عنایت اور منکسر مزاجی سے پیش آتے تھے اور شب و روز اونکی آرام و آسایش کی فکر میں غلطان و پیچان رہتے تھے جسمیں اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر ہربرٹ سرکار اور سب انسپکٹر ولی امر شاہ و ہیڈ کانسٹبل سمیر الدین خاصکر قابل ذکر ہیں۔ انمیں سے ہر ایک صاحب کی تعریف کی واسطے ایک بیان دراز چاہئے خصوصاً ڈاکٹر صاحب کی بے نوشی و سادہ و ضعی و عام اخلاق اسقسم کا تھا جس سے تمام حجاج نہایت خوش تھے اور یہ صاحب حاجیونکی نہایت خیر خواہ تھے کہ آگنبوٹ کے چلتے وقت تک اپنی خیر خواہی سے درگذر نہیں کی۔ اسیطرح سب انسپکٹر صاحب کی نہ تھکنے والی محنت بے نہایت فروتنی حجاج کی خدمت گذاری اور عام اخلاق و مدارات مدت تک یاد رہیگا حالانکہ عام طور پر پولس کے اخلاق اور برتاؤ کی لوگ شاکی رہتے ہیں لیکن ان دونوں صاحبوں نے ایسے بڑے نازک فرض انتظام کیمپ حجاج کو ایسی عمدگی اور مستعدی و دیانتداری سے ادا کیا کہ حاجیونکو جتنے الفاظ و ہر گز کسی قسم کی تکلیف نہوئی تمام انتظام رہائش و خورد و نوش و آسایش ہر قسم کا معہ اہتمام داخلہ و روانگی اشخاص و اسباب کے سب انہیں صاحبوں کے سپرد تھا مگر ہر گز کسی شخص کو کسی قسم کی تکلیف و شکایت نہونے دی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ان لایق اصحاب کی خدمات کی معقول قدر کرے۔

ایک امر تحریر کرنا فروگذاشت ہوگیا سپیشل ٹرین میں بھی بدقسمتی سے سوائے تھرڈ کلاس کی اور کوئی درجہ نہ تھا اور اس درجہ میں جب قاعدہ ریلوی مسافر کھچا کھچ بھرے جاتے ہیں چونکہ گرمی کا وقت تھا اور مینے کہا نانک نہ کھایا تھا اور بوجہ کمزوری مزاج کے ذرہ سی تکلیف بھری صحت کی خراب کردینے کو کافی ہوتی ہے۔ حالانکہ مین آگبوٹ کا بھی اول درجہ کا کرایہ دینا منظور کرچکا تھا اور ریل میں بھی تکلیف کے درجہ میں سفر کرنا منظور نہ تھا مگر وہاں پر کوئی بندوبست معزز مسافرونکے واسطے جداگانہ نہ دیکھا۔ افسران کو توجہ دلائی تو اونہوں نے بھی افسوس کیا۔ اور مجبوری ظاہر کی آخرکار ایک درجہ سکنڈ کلاس کا جو کہ واسطے افسران کیمپ کی ٹرین میں شامل تھا اوسمین بلا کسی سے دریافت کئے مین داخل ہوگیا۔ اور اسی میں سفر کیا۔ اگرچہ مجھکو کسی نے کچھ نہ کہا مگر تاہم میرا فعل ضابطہ کے سراسر خلاف تھا۔ اوسی درجہ سکنڈ کلاس میں کمپونڈر اور معمولی ملازمان سرکار نک کو جگہ دی گئی مگر افسوس معزز حجاج کے واسطے جو اپنی گرہ سے اپنا آرام و عزت کو واسطے خرچ کرنیکو مستعد ہوں کوئی بندوبست حکام نے نہیں کیا۔

اسکی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے جو کہ میں پہلے بیان کرچکا ہوں کہ جو مسلمان اہل دول ہیں خود اونکو اپنی آرام و عزت کا جیسا کہ چاہئے لحاظ نہیں ہے اور غالباً اس تمام موسم میں میں ایک شخص ہوں جسکو اس امر کا خیال پیدا ہوا تاہم گورنمنٹ جو بہت بڑی اخراجات اور دوسری حجاج کی آرام کی خاطر اوٹھا رہی ہے اوسکو چھوٹی چھوٹی شکایتوں کی پیدا ہونیسے حق کی بدنامی گوارا نکرنا چاہئے۔ اور غالباً گورنمنٹ صرف بوجہ لاعلمی اور ہم لوگونکی بے توجہی کی وجہ سے ایسے امور کا خیال نہیں کرسکتی اگر متفقہ آواز بلند کیجاوے تو اوسمیں کوئی شک نہیں کہ اپنی مشہور شفقت اور رعایا پروری کیوجہ سے ضرور توجہ کرے گی۔ کہ جس رعایا پروری کے بہت سے آثار اس سفر حج میں ہم لوگونکے تجربہ میں آئے۔

سپیشل ٹرین کا اور نیز چھوٹی اسٹیمر کا کرایہ جسکو ذریعہ سے ہمکو بڑی آگنبوٹ تک پہنچایا گیا کل گورنمنٹ نے ادا کیا حاجیونکو کچھ دینا نہ پڑا۔ اور بڑے بڑے عہدہ داران گورنمنٹ و ڈاکٹر ملازمان ضروری کیمپ سے لیکر آگنبوٹ تک ہمارے ساتھ گئے اسمیں کل افسران کیمپ شامل تھے اور سپیشل ٹرین سے اوترنے کے وقت پورٹ کمشنر و سارجنٹ بحری پولس منجانب گورنمنٹ انتظام کرنیکو موجود تھے اور اسٹیشن ماسٹر و کل ملازمان ریلوی کو معمول سے زاید فکر و اہتمام اس امر کا تھا کہ حجاج اور اونکا سامان باحتیاط تمام آگنبوٹ پر پہنچ جائے۔ یہ امر قابل تذکرہ ہے کہ بجز نہایت مختصر سامان کے ریل پر سوار ہوتے وقت کل سامان حجاج کا مال گاڑی میں رکھوا دیا گیا تھا بجز نہایت مختصر سامان کے جو آدمی اپنے ہاتھ سے اوٹھا سکے اور کوئی سامان حاجیوں کو اپنے پاس رکھنے نہیں دیا تا کہ ریل سے اوترنے اور چھوٹے سے اسٹیمر پر اور بڑے آگنبوٹ پر چڑھنے میں دقت نہو۔ اسوجہ سے اپنے سامان کی طرف سے حجاج کو کوئی فکر تھی۔ لیکن چونکہ ان معزز ملازمان گورنمنٹ نے اپنے روبرو جزو کل سامان اسٹیمر پر بار کرایا اسوجہ سے بہت کم نقصان مال کا ہوا۔ قلی اسباب کو اٹھانیوالے سب منجانب گورنمنٹ تھے حاجیونکو کوئی خرچ نہیں کرنا پڑا۔

الحاصل یہ کہ حجاج اسپیشل ٹرین سے اوتار کر قریب ایک بجے دن کے چھوٹے اسٹیمر پر سوار کرائے گئے۔ اور یہ پہلی منزل مصیبت حجاج کی تھی اگر یہ سات آٹھ گھنٹے ہمارے سفر میں ہندوستان سے روانہ ہونیسے بیشتر ہمکو پیش نہ آئے تو ہم ضرور کہہ سکتے کہ سفر حج میں کسی قسم کی تکلیف ہم لوگونکو پیش نہیں آئی۔ خلاصہ اس تمہید کا یہ ہے کہ جسوقت اسپیشل ٹرین سے اوتر کر اسٹیمر پر پہونچے تو وہاں سپاہیان پولس حجاج کی طرح منتظر تھے جیسے قید خانہ کی سپاہی قیدیونکے آنے کے منتظر ہوں اور جو شخص اسٹیمر پر آتا تھا اوسکو دامن دبوچ کر اور اگر اسطرح قابو میں نہ آیا تو دھکا دیکر اور دھمکا کر فوراً طوطق میں (آگنبوٹ میں جو طبقہ پانی کے نیچے اندر اور اسوجہ سے چاروں طرف سے بند ہوتا ہے بجز اوپر کی جانب کے اور کسی طرف راستہ ہوا اور روشنی آنیکا نہیں ہوتا اوسکو طوطق کہتے ہیں۔) داخل کردیتے تھے بہ نسبت زبانی سمجھانیکے زیادہ تر سوٹی سے دھمکانے اور آنکھیں نکالنے تھے اور جو کچھ اسباب وغیرہ ہاتھ میں ہوتا تھا اگر ہلکا ہوا تو مراد ہماری ہوا تو فوراً ہاتھ سے چھین لیتے تھے اور دھمکاتے ہوئے جاہ طوطق میں داخل کرتے تھے گویا کہ حج کو جانا کوئی بڑا بھاری جرم گورنمنٹ کا ہے۔ غرضکہ جب اسطرح بے بسی کے ساتھ آدمی قعر طوطق میں پہنچا تو وہاں ایک صاحب بہادر فوجی وردی پہنے نہایت درجہ تیوری چڑھائے ہوئے ہاتھ میں موٹا سا اور لانبا سا ڈنڈا لئے ہوئے منتظر کھڑے ہوئے ہیں صورت دیکھتیہی للکار کر کہا "اک دم پہنچو جاؤ اگر گھبراہٹ کی وجہ سے آدمی کی سمجھ میں اتنی جلد نہیں آیا تو فوراً ایک دھکا اسی ڈنڈے سے اوسکی پیٹھ میں دیا کہ آدمی قریب گرنے کے ہوگیا۔

اصل

اور پانچ سات بولسمینوں کو اشارہ کیا جو دیکھتے ہوی اوسکو طوفی کر جب سے اخیر اور تاریک اور گرم دبے ہوا حصہ میں پہنچا آئے اور اسطرح سے اوس جگہ میں کہ بمشکل سو ڈیڑھ سو آدمیونکی گنجائش ہوتی چھپہ سو چونتیس آدمیونکو (جو ہمارے ساتھی حجاج کی تعداد تھی) بھر دیا۔ اور ایک نوع سے کرامت کا کرشمہ دکھایا۔ وہ صاحب جو اسطرح لوگونکو دھکیلتے تھے۔ پولس کے سارجنٹ تھے میرے روبرو دو تین بوڑھے آدمیونکو اسطرح دھکیلا کہ مجھکو اندیشہ ہوا کہ وہ گر کر چوٹ کھاوینگے مگر خدائے تعالے کی خیر گی کسی کو چوٹ نہیں آئی حاجیون کو ان حرکات سے غصہ بھی آتا تھا۔ اور اسقدر کثرت سے حجاج تھے کہ اگر کوئی بپھر اہو جاتا تو پولس والوں سے کچھ بھی نہ ہو سکتا مگر ہر شخص نے صرف بخوف و تسلیم دم بخود ہو کر جملہ قسم کی سختیوں کو بکشادہ پیشانی صبر سے اٹھایا۔

مجھکو بہت بڑا افسوس اس امر کا ہوا کہ گورنمنٹ انگریزی جو اسقدر خرچ اور دردسری سے حاجیونکو ہر طرح آرام پہنچانا چاہتی ہے چند ناسمجھ افسرونکی بات سے مفت بدنام ہو رہی ہے اور ناسمجھ اہل اسلام یہ خیال کرتے ہیں کہ اصل مقصود گورنمنٹ کا مسلمانونکو مذہبی فرض سے روکنا ہے۔ میں مختلف اوقات پر ہمیشہ حجاج کو سمجھاتا رہتا ہوں کہ یہ تمہاری محض خام خیالی ہے باوجود مخالفت جو گورنمنٹ نے تمہاری راحت کا سامان کر رکھا ہے اور جسطرح حج کی راہ کی سابقہ دقتیں و تکلیفیں جنکا بیان طول ہے گورنمنٹ کی توجہ سے بالکل آرام و آسایش سے بدل چکی ہیں وہ میرے بیان کی شاہد عادل ہیں۔ جہانتک میں غور کیا ہے اس ابتری کا اصل باعث بیحد کفایت شعاری ہے جو آدمی کہ شکل سے دو تین چھوٹی اسٹیمر وں سے آسکتے اون سب کو ایک میں زبردستی ٹھونسا جاتا ہے یہی وجہ ساری خرابی کی ہے اور اس چھوٹی غلطی سے گورنمنٹ بدنام ہوتی ہے۔ دوسری وجہ جلدی کی ہے میری خیال میں یہ حاجی شکل سے دو تین روز میں اگبنوٹ پر آرام سوار ہو سکتے کہ جن کو ایک دن میں سوار کرایا جاتا ہے میری وجہ یہ ہے کہ ایسے نازک فرض کے موقع پر کہ جسمیں نیک نامی اور بدنامی گورنمنٹ کی موقوف ہے تمام افسر اعلے انگریز مقرر کئے ہیں نہایت تعجب ہے کہ حالانکہ گورنمنٹ بنگال کی میں اعلے درجہ کے مسلمان افسران موجود ہیں مگر ایسے موقع پر ایک بھی افسر با اختیار مسلمان مقرر نہیں کیا جاتا۔ تعجب نہیں ہے کہ یہ سختی جو چھوٹے درجہ کے انگریز افسر کرتے ہیں اسکا باعث کسی قدر تعصب مذہبی ہو یہی غلطی کسی قدر الہ آباد کے کمپ میں بھی تھی کیونکہ یہ جائے اسکے کہ کسی مسلمان ڈپٹی کلکٹر کے سپرد انتظام کیمپ کا کیا جاتا اور بالا گرانی مجسٹریٹ ضلع کے سپرد ہوتی صاحب جائنٹ مجسٹریٹ کے تعلق انتظام کیا گیا تھا۔

ایک اور غلطی حکام متہم نے اس موقع پر یہ کی تھی کہ عورتوں کو مردونسے علیحدہ کر کے اسٹیمر پر سوار کرایا اور اسکا بھی باعث ہندوستانی عورتوں کی حالت سے ناواقفیت ہے۔ جو کہ بلا امداد مردوں کے کچھ نہیں کر سکتیں اگر یہ سب انتظامات سپرد مسلمان حکام کے ہوتے تو ایسی غلطیاں نہ ہوتیں

میں نے حسب عادت چھوٹے اسٹیمر پر پہنچکر سکنڈ کلاس کا درجہ تلاش کیا۔ مگر وہاں وہی صفر تھا۔ جب کہ سارجنٹ پولیس میری طرف متوجہ ہوئے میں نے چٹھی صاحب مجسٹریٹ بہادر علی گڈھ کی پیش کی جسکو دیکھکر دم بخود ہو گئے۔ اور میں اونکی عنایات سے بہرہ ور ہوا۔ اس موقعہ پر یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ میں بروقت روانگی اپنے ضلع کے صاحب مجسٹریٹ بہادر سے ایک چٹھی اور ایک سارٹیفکٹ لکھا لیا تھا جسکی وجہ سے آجتک مجھکو نہایت آرام ملا ہے اور ہر مشکل موقع پر کام نکلتا ہے صاحب موصوف نے مجھسے فرمایا تھا کہ انکی وجہ سے تمکو کچھ تکلیف نہ ہوگی چنانچہ ہر وقت تک برابر تصدیق صاحب موصوف کی فرمانبرداری ہوتی آئی جسکی وجہ سے میں مسٹر ملون صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی گڈھ کا از حد شکور و ممنون ہوں۔ اوس سارٹیفکٹ کا ہر جگہ پر یکساں کام آنا اور انگریزی قوم کی بے انتہا اتفاق اور آپس کے اعتبار و اتحاد کا کامل ثبوت ہے جس سے ہم لوگونکو جو دن رات باہمی نا اتفاقیوں کے شکار رہتے ہیں سخت تعجب ہوتا ہے جس قوم کو خدا تعالے سلطنت بخشتا ہے اوسکے ساتھ ہی چند ایسی صفتیں اوس قوم میں پیدا کر دیتا ہے کہ جنکی وجہ سے وہ دوسری قومونسے امتیاز و سربلندی

البرامکہ اردو میں سب سے پہلی کتاب ہے جس میں نہایت محنت و تحقیق سے خلیفہ ہارون الرشید عباس اور اسکی نامور وزراء فضل و جعفر برمکی کی تفصیل سوانح عمری لکھی ہے عربی فارسی۔ تاریخ۔ ادب اخلاق کی مستند کتابوں سے یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے علاوہ تفصیلی واقعات مذکورہ بالا ہیرو زکے سبب زوال برامکہ اور جعفر و عباس ہمشیرہ خلیفہ ہارون الرشید کی شادی کی غلط واقعہ کی تحقیقات اس کتاب کا خاص موضوع ہے۔ کل کتاب تین حصوں پر ۲۷ جزدین ختم ہوی ہے کاغذ درجہ اعلے تصویر جعفر برمکی مطلا۔ جلد خوب صورت پایدار قیمت عہ ۸

حاصل کرتی ہے سچ ہے دولت ہمہ اتفاق خیزد + بد دولتی از نفاق خیزد + آدم برسر مطلب الحاصل باوجود گورنمنٹ کے بے انتہا احسانات کے یہ ایک بہت بڑا دھبہ انتظام پر ہے کہ اعلے درجہ کے مسافروں اور عام قسم کے مسافروں کے مدارج میں مطلق فرق نہیں کیا جاتا حالانکہ بزرگونکا قول ہے + گر فرق مراتب نکنی زندیقی۔ امید ہے کہ گورنمنٹ آئندہ حج پر اس طرف توجہ فرماویگی

قریب ایکبجے دن کے چھوٹی اسٹیمر روانہ ہو کر قریب پانچ بجے شام کے اگبنوٹ سے پیشاور کے قریب پہنچی جو کہ ہم لوگوں کا جہاز لیجانیکے واسطے منتظر کھڑا تھا۔ حاجی لوگ جو کہ چھوٹی اسٹیمر کی زحمت اور گرمی سے بے تاب ہو رہے تھے بیکبارگی جہاز پر چڑھنے لگے مگر پولیس نے بمشکل تمام انتظام کیا ورنہ دو چار جانونکا تلف ہو جانا اور دس پانچ کرمات پانا تو کچھ بعید نہ تھا واقعی آئندہ حج کے لئے یہ ایک بہت بڑا دھبہ ہے۔

سفیدی چشم کا مجرب اور حسکی علاج

مکرم معظم جناب اڈیٹر اخبار وکیل امرتسر سلامت۔ تسلیم جناب کے مؤقر اخبار وکیل مطبوعہ ۱۶ اپریل میں ایک صاحب نے جو یہ استفسار فرمایا ہے کہ میری ایک دوست کی آنکھ کی پتلی پر خفیف سی سفیدی پیدا ہو گئی ہے اور مجھکو ضعف بصارت کی شکایت ہے۔ اور ساتھ ہی درخواست کی ہے کہ اگر ناظرین وکیل میں سے کوی حضرت واقف ہوں تو وہ بذریعہ اخبار اپنے معلومات سے مطلع فرما کر افادہ عوام کا باعث ہوں۔

پس میں اب معزز مستفسر صاحب کے لئے ایک مجرب علاج سفیدی چشم تحریر کرتا ہوں۔ اور ساتھ ہی اس امر کے اظہار کا بھی خواہشمند ہوں کہ ان ادویات سے اتفاق نہ فرمائیں تو وہ بذریعہ خط کے اس نسخہ کے متعلق راقم سے بوجہ طور پر اپنی تشفی فرما سکتے ہیں کیونکہ راقم کے تجربہ میں یہ نسخہ بیحد دفعہ آچکا ہے۔ یہ نسخہ کیسی ہی پرانی سفیدی چشم کو خواہ کیسی ہی سفیدی پڑ گئی ہو ایک ہفتہ کے استعمال سے بالکل کاٹ ڈالتا ہے۔ نیز جالا پہلی اور ٹہلہ کو بھی فائدہ پہونچاتا ہے۔

ترکیب تیاری مرہم: گو یہ نسخہ بالکل آسان اجزاء سے مرکب کیا گیا ہے لیکن اسکے فوائد بیشمار ہیں تجربہ ہر اک تصدیق کیلئے نمایاں بفعل البدل ہے۔ پہلا دن ایک عدد پیشکری متوسط الحجم لیکر اوسکو اندر سے ایک عدد لیموں کا تخم نکال کر اوسکی جگہ اچھی طرح سے جلائیں کہ جسمیں مطلق دھواں نہ رہے اور کوئلہ ہو جاوے پھر پیشکری اور لیموں کو ایک مصفا آہنی توی میں رکھیں اور سوختہ پہلا دان بھی مرکب کریں اور پھر اس میں تھوڑا تھوڑا عرق لیموں ڈال کر کسی آہنی دستہ سے باریک پیسیں تا بحد یکہ ہر دو لیموں کا آب اس دوا میں خشک کر دیں بروقت استعمال آنکھ کو اچھی طرح سے لیپ کریں اور بروقت لیپ کرنے کے آنکھ کو ملیں تاکہ دوا اندر داخل ہو کر سفیدی کو کاٹ ڈالے۔ اور گندہ پانی کو خارج کر دے یہ عمل ایک ہفتہ بوقت شب کرنے سے بالکل آنکھ کو درست کر دیگا۔ اگر سفیدی آنکھ میں زیادہ ہو تو زیادہ ایام تک لیپ کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ مگر خرچ اور گرم اشیاء کا استعمال ہرہیز کرنا چاہئے۔

ضعف بصارت کیلئے ایک اکسیر صفت سفوف مقوی بصارت راقم کے پاس موجود ہے اگر آپ اسکا تجربہ فرمانا چاہتے ہیں تو ایک ہفتہ تک اسکو ضرور استعمال فرمائیں۔ اگر آپکی بصارت میں نمایاں زیادتی نہ ہو تو جو قیمت مطابق لاگت کہ آپ کو وصول کیجائیگی فوراً آپکی تحریر کے مطابق واپس کر دیجائیگی یہی شرط اس سفوف کی تصدیق کیلئے کافی ہے۔

حقیقت میں آجکل ضعف بصارت کا عارضہ کثرت سے عوام الناس اور طلباء میں پایا جاتا ہے میرا منشا ہے کہ میں اس مفید سفوف سے پبلک کو فایدہ پہونچاؤں میں نے اس سفوف کی چوتھائی حقیقت مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کے چندہ کیلئے وقف کر دی ہے تاکہ کسی مفید تجویز میں نیک خیالات سے تمادا کرنا بھی نیکی اور سچائی کی حقیقی اور ظاہر امثال اور شہادت ہے اور خدا آپکو ضرور ہی برکت عطا کرتا ہے میں صاف عرض کرتا ہوں کہ میں نے اس نسخہ میں بالکل منافعہ کو مدنظر نہیں رکھا بلکہ اصل لاگت پر نقط چہارم حصہ امداد مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کیلئے کچھ اضافہ کیا ہے جو حسب ضابطہ ایڈیٹر اخبار وکیل امرتسر کی خدمت میں ارسال کر دیا جایا کریگا قیمت سفوف مقوی بصارت فی تولہ ۱۲ رسات تولہ سفوف سے کم کسی صاحب کو ارسال نہ ہوگا کیونکہ بر تقدیر فی خریدار کے مدرسہ صولتیہ کی امداد کیلئے مرسلہ کی جایا کریگی اور انکے نام باضابطہ وکیل اخبار میں شائع ہوا کرینگے اور بعد فایدہ اغلب قیاس ہے کہ خریدار اپنی اپنی رائے اس سفوف کی سریع التاثیر ہونے کی بنا اخبار وکیل میں ارسال فرمایا کرینگے تاکہ اور ناظرین کو بھی اس سفوف کی صداقت سے فایدہ حاصل کرنیکا موقعہ ملے۔ زیادہ آداب محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

راقم خادم الحکماء حکیم الٰہی بخش ناصر لکھنوی
مقیم جالندھر محلہ قرار خان

ہندوستان کی خبرین

جبلپور لائن پر ۴-مارچ کو سپیشل میل ٹرین کی حادثہ کی وجہ آخر یہ معلوم ہوئی ہی کہ جو قلی لائن پر کام کر رہی ہے انکے میسٹر نے شرارتاً ریل کو اکھاڑ دیا تھا۔ ملزم گرفتار کر لیا گیا ہی۔ قلیوں نے یہ سارا معاملہ ظاہر کیا۔ اسیطرح کا ایک حادثہ پانچ برس گذر رہا تھا۔ جسکے ترکیب معلوم نہیں ہوئی تھی۔ لیکن لائن کے انجنیروں کو شبہ ہوگیا تھا کہ یہ شرارت غالباً قلیوں کی ہی۔ کوئی خارجی ملزم نہ تھا۔ اسی شبہ کیوجہ سے اس حادثہ میں پہلے انہی آدمیوں کے متعلق تفتیش کیگئی۔ بعد کی خبر ہے کہ میسٹ کا ملزم ہونا محقق نہیں ÷

جزیرہ ماریشس میں جو دو ہندستانی پلٹنیں موجود ہیں۔ انکی خدمات ہمیشہ کیلئے جزیرہ کی مقامی حکومت کو سپرد کر دیگئی ہیں۔ اونکا خرچ خزانہ انگلستان دیا کریگا۔ اور اونکی جگہ باشندگان پنجاب سے دو نئی پلٹنیں تیار کیجائینگی تاکہ ہندوستانی فوج کی جمعیت میں کمی نہ واقع ہو۔

فیروزپور میں فوجی گودام کے ایک گورہ سارجنٹ کو کسی ٹھیکہ دار سے رشوت لیکر ناقص مال قبول کرنیکے جرم میں تنزل کی سزا دیگئی ہی۔ اور اوسے سپاہی کر دیا گیا ہے۔ مگر مہربانی حکم میں ٹھیکہ دار کا نام ظاہر نہیں کیا گیا۔ جس اخفا کو سخت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے - ÷

پرنس آف ویلز کی بمقام برسلز قتل کے اقدام کنندہ کی گولیون سے بالکل محفوظ رہنے کی خبر پہونچنے پر نواب وایسرائے نے اپنی اور کل ہندوستان کیطرف سے جلالت مآب ملکہ معظمہ کیخدمت میں تار بھیجکر کمال خوشی کا اظہار کیا جسکے جواب میں جنابہ ممدوحہ نے غایت شکر گذاری کا تار ارسال فرمایا۔ ÷

پنجاب کے طاعون زدہ علاقہ کے باشندون کو ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ جج نے عام اعلان کے ذریعہ سے مطلع کیا تھا کہ اگر کسی نے کوئی نالش دائر کرنی ہو تو بذریعہ ڈاک صدر بھیجدی۔ اور کورٹ فیس بوقت سماعت داخل کردی۔ ایک شخص نے اسیطرح کیا۔ مگر آمد و رفت کی ممانعت کے ہٹنے پر جب اوسنے عدالتہمن آکر کورٹ فیس داخل کیا۔ اوسوقت تک اوسکا دعویٰ زایدالمیعاد ہوچکا تھا۔ اسی بنا پر مقدمہ چیف کورٹ تک پہنچا۔ اور جج اینڈرسن نے مدعی کی برخلاف فیصلہ کیا۔ وجہ یہہ لکھی کہ اگرچہ مدعی مجبور تھا۔ لیکن ضابطہ دیوانی و قانون رسوم عدالت میں صاف حکم ہے کہ جب تک نالش پر کورٹ فیس نہو۔ وہ داخل شدہ نہیں سمجھی جاسکتی اور کہ ضابطہ ڈاک کی ذریعہ نالش دائر کرنیکی اجازت نہیں دیتا۔ ڈپٹی کمشنر یا ڈسٹرکٹ جج ان ضوابط کو باختیار خود ملتوی یا عارضی طور پر منسوخ نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ اختیار صرف کونسل و اصنعان قانون یا گورنمنٹ ہند کو حاصل ہی۔ مدعی کی اس حق تلفی پر جسمیں اوسکا اپنا کچھ قصور نہیں۔ عام افسوس ظاہر کیا جارہا ہی۔ اور اخبارات زور دے رہے ہیں کہ آیندہ کے لئے کسی ایسے نقص کا احتمال نہ رہنے دیا جائے۔ مگر بحث یہہ ہی کہ مدعی اب کس سے اپنا حق طلب کریگا۔ کیا گورنمنٹ پر جسکے عمال کی احکام سے اوسے نقصان پہونچا۔ بروئے انصاف مدعی کی دادرسی کرنا اور اوسے سرکاری خزانہ سے زرمدعویہ دلادینا واجب نہیں ؟ -

ہندوستان کا حصہ کثیر اسوقت جیسی سخت و مصیبتون قحط اور طاعون میں مبتلا ہی۔ ویسی شدید مصائب سے اس صدی میں اوسی پہلے شاید ہی سابقہ پڑا ہو۔ انسانی تدابیر جسقدر ممکن تھین اونسی کام لیا گیا۔ مگر خدائی آفات کو انسان ٹال سکے اوسکی کیا مجال ہے۔ جسقدر سعی کیگئی۔ نتیجہ برعکس نکلتا رہا حتےٰ کہ یہ مسلم ہوگیا کہ خدا ہی چاہے تو ان دونون بلاؤں سے مخلصی ہوگی۔ آخری علاج و تدبیر یہی ہے کہ اوسکی بارگاہ میں بعجز و نیاز گریہ و زاری کیجائے۔ سب سے اول ہمعصر پیسہ اخبار نے اپنای ملک کو اس تدبیر سے کام لینیکا مشورہ دیا۔ اور لکھا کہ یکم اپریل کو ہر جگہ مجمع عام میں بخلوص نیت توبہ و استغفار کر کے خالق عالمیان سے التجا کیجائے کہ ان مصائب کو ملک کے سر سے دور فرمائے۔ ملک میں اگر رجوع الی اللہ کی صلاحیت ہوتی تو وہ اتنا عرصہ مبتلای آلام ہی کیوں رہتا۔ کسی نے اس مشورہ پر عمل نکیا۔ یہہ بے توجہی اور مصائب کی روز افزون شدت دیکھکر اب ہمعصر سول اینڈ ملٹری نیوز لدھیانہ نے مکرر اس تجویز کو پبلک کے سامنے پیش کیا ہی۔ اور تفاول لگا ۲۴ مئی کو جو ملکہ معظمہ کی سالگرہ کا دن ہی۔ عام دعا کے لئے مقرر کئے جانیکا مشورہ دیا ہی۔ اگر نحوست کے دن تھوڑے رہگئے ہیں۔ تو ہلاک اس دوسرے مشورہ پر عمل پیرا ہونیسے کوتاہی کریگا۔ اور اگر ابھی نحوست کا زمانہ باقی ہی تو اسکا بھی وہ اثر ہوگا جو پہلے مشورہ کا ہوا تھا۔ ÷

سید محمود پر اونکی خسر کیطرف سے حفظ امن کا مچلکہ لئے جانیکے غرض سے جو استغاثہ علیگڈھ میں دایر کیا گیا تھا اوسمین نواب محسن الملک کی کوشش سے فریقین میں مصالحت ہوگئی ہی۔ یہ تصفیہ بعض فضیحتہ پسند معاصرین کو جنہیں اس مقدمہ سے ایک خاصہ مشغلہ ملگیا تھا غالباً سخت ناگوار گذرا ہوگا - ÷

لکھنو کے معطل شدہ کوتوال ٹھاکر گنیش سنگھ اور اسکے دو ماتحت سب انسپکٹرون کو عدالت مجوزہ نے دو مقدمات میں بجرم رشوت ستانی سشن سپرد کر دیا ہی۔ ضلع آگرہ و متھرا کی پولیس کی گرفتار شدہ ڈاکوؤں کے اقبالات سے سخت بدظنی پیدا ہوگئی ہے۔ اور کچھ بعید نہین کہ اوسکے بعض مامورین سے محکمانہ یا عدالتی طور پر مواخذہ کیا جائے۔ ÷

مسٹر آرچی۔ بلڈ فورڈ بس مشہور فوجی نامہ نگار (جنسے پلیونا کے محاربات کی خبرین بمبئی میں حیرت انگیز پھرتی و دستعدی دکھائی تھی) فوت ہوگیا ہے۔ اسکی کتاب محاربہ روم و روس کا ترجمہ عنقریب دفتر وکیل سے شائع ہونے والا ہے - ÷

ایضاً - ڈیوک آف نارفاک پوسٹ ماسٹر جنرلی کے عہدہ سے مستعفی ہوگئے ہیں۔ وہ جنوبی افریقہ لڑائی کیلئے جاتے ہیں۔ انگلستان کی اخبارات تنازعہ ڈیلگوا کے فیصلہ سے خوش نہیں ہوئے - ÷

برطانیہ کلان کو پچھلے سال اندازہ سے ۱۸ کروڑ روپیہ زیادہ آمدنی ہوئی۔ ملکہ معظمہ کے پوتہ ڈیوک آف یارک کے ہان ایک اور لڑکا پیدا ہوا ہے۔ ڈیوک اف آرگایل ترکوں کا مشہور دشمن اور سابق وزیر ہند بیمار ہی۔ وہ ملکہ معظمہ کا سمدھی ہے (۲۱ اپریل) مکور یا نے روس کا مطالبہ مان لیا ہے۔ چینی ڈاکوؤں نے کانٹن کے قریب ایک انگریزی کشتی لوٹ لی ہے۔ اور ملاح کو قید کر لیا ہے۔ ایک انگریزی اگن بوٹ اور ایک تار پیڈو کشتی ادھر کو بھیجی گئی ہے ÷

ہندوستان و پارلیمنٹ - سر ویڈربرن نے تجویز پیش کی کہ یہ دریافت کرنیکے لئے کمیشن مقرر کیجائے کہ ہندوستانی کاشتکار قحط و طاعون کے مقابلہ سے کیوں جلد عاجز ہوجاتے ہیں۔ دوسری تجویز یہہ پیش کی کہ خیراتی امداد کے لئے خزانہ انگلستان سے مدد دیجائے۔ سر ہنری فولر سابق وزیر ہند نے ہندوستانیوں کی ساتھ انگلستان کی ہمدردی کی تصدیق کر کے کمیشن کی تقرری کی مخالفت کی۔ البتہ خزانہ سے امداد دئیجانیکی زور سے تائید کی۔ نواب وزیر ہند نے قحط کی شدت و وسعت کو تسلیم اور ہندیوں کی تحمل یا صبوری کی تعریف کر کے کہا کہ خیراتی امداد کے لئے روپیہ دینے کی ضرورت نہیں۔ البتہ گورنمنٹ اسی مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ آیا قحط کے بعد کاشتکاروں کو خرید مویشی وغیرہ کے لئے امداد دیجائے یا نہیں۔ گورنمنٹ توسیع آبپاشی و ریلوے میں برابر ساعی اور رعایا کے لئے مختلف کام اور پیشے بہم پہونچانے اور صنعتی و حرفتی تعلیم کی اشاعت میں بہ تقید کوشش کرتی رہیگی۔ ہندوستان نے اپنی مصائب کو بہلا کر دام و درم سے ہماری مدد کی ہی پس ہمپر واجب ہی کہ ہم اوسکی خوشحالی اور بہبودی کی تدابیر میں حتی الوسع سعی کریں۔ سر ویڈربرن کی تجویز ۱۵ کی مخالفت اور ۷۵ ووٹون کے تائید سے مسترد ہوگئی - ÷

گورنمنٹ بنگال نے ڈائرکٹر شعبہ تعلیم بنگال کو ہدایت کی ہے کہ صنعتی اور تجارتی تعلیم کا سلسلہ بھی مدارس میں جاری ہو دو طریقہ کی تعلیم ہوگی ایک تو محض علمی کہ جو لوگ چاہیں اپنی اولاد کو اعلےٰ تعلیم دین اور ایک معمولی تعلیم کہ لڑکے انٹرنس پاس کر کے اسقدر صنعتی اور تجارتی تعلیم حاصل کر سکین کہ حصول معاش میں اونکو دقت نہو ابھی چند صنعتی اسکولوں پر کفایت کیجائے گی۔ آیندہ اُمید ہی کہ وسیع کئے جاوین۔ خدا کرے کہ دیگر صوبون کی گورنمنٹیں بھی اس ضروری تعلیم کیطرف جلد متوجہ ہوں ÷

کانپور کے زراعتی فارم کو زیادہ مفید بنانیکی کوشش ہو رہی ہی۔ ۱۱-اپریل کو یہان طاعونی اتہام سے ناراض ہوکر اہالی شہر نے بلوہ کر دیا اور کیمپ کو توڑ پھوڑ کر صاف کر دیا گیا۔ آخر قیام امن کے لئے فوج منگوانی پڑی۔ آٹھ دس آدمی ہلاک ہوئے۔ لفٹنٹ گورنر بنیتی تال سے کانپور گئے ہیں پانچ کنسٹبل قتل ہوئے ÷

گورنمنٹ ہند نے اعلان شائع کیا ہے کہ جو لوگ سلطنت عثمانیہ کی سیاحت کو جائیں وہ پاسپورٹ باعدم استطاعت کی نسبت شبہ ہو تو شبہ کا فائدہ مالگذار اٹھائیگا۔ النواے اور معافی کے متعلق اس اصول کو مدنظر رکھنے کی سخت تاکید کیگئی ہے ÷ کشمیر مری سڑک کثرت بارش سے جابجا خراب ہوجانیکی وجہ سے چند دنوں کے لئے بند ہوگئی ہے ÷

اسلامی مخیرین

فہرست زر چندہ جو مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کیلئے دفتر وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۹ اپریل ۱۹۰۰ء صفحہ ۷

منشی احمد علی صاحب وکیل عدالت سہسرام۔ ص،

منشی احمد خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر بھلپور ۸ر

میزانکل صفحہ ۵۹

بابعالی نے ارض روم، بغداد، مناسطر، حلب وصفا میں بھی پاسچر طریقہ کے مطابق سگ گزیدگان کے علاج کے لیے ہسپتال کھولے جانے کا حکم صادر کیا ہے۔ تاکہ سگ گزیدگان کو قسطنطنیہ آنیکی تکلیف و جوکہم نہ اٹھانی پڑے۔ ہندوستان میں اسغرض کے لیئے ایک ہسپتال موجود نہیں۔ یورپین مریض پیرین بھیجے جاتے ہیں

ولایت بصرہ میں شکار صدف پر اور موتی نکالنے والوں سے اتبک محصول نہیں لیا جاتا تھا۔ بابعالی نے آیندہ کے لیئے محصول لیئے جانے کی ہدایت کی ہے۔

طرابلس سے بنغاری تک تلغراف لاین قایم کیگئی ہے۔ اور بندر اورنہ تک ٹریموی بنانے کا اجارہ دیا گیا ہے۔

سلطان المعظم کے حکم سے اس سال معمول سے زیادہ فارغ التحصیل طلبا تکمیل تعلیم فوجی کی لئے جرمنی بھیجے گئے ہیں۔

مس رکمابائی جنہوں نے جو خود اعلے تعلیم یافتہ خاتون ہیں ۶ ہزار روپیہ اس غرض سے بمبئی گورنمنٹ کو دیا ہے کہ سنسکرت کی تعلیم کے لیے ایک وظیفہ قایم کیا جائے۔ آنریبل رائے بہادر لالہ مدن گوپال صاحب بیرسٹرلاہور اپنے خرچ سے دہلی یا ممالک مغربی شمالی کے ایک کہتری لڑکے کو صنعتی تعلیم کے لیئے جاپان بھیجنا چاہتے ہیں۔ سر ولیم رائیگو پنجاب کے مشہور بیرسٹر ولایت جانے سے پہلے اسلامیہ کالج ویدک کالج اور خالصہ کالج کے کامیاب امیدوار ان بی اے میں سب سے اول رہنے والوں کے لیئے تین تمغے مقرر کر گئے ہیں۔ ایک ہی ہفتہ میں غیر مسلم اقوام کی اسقدر سچی ہمدردان بنی انسان دیہی خواہان قوم کی فیاضی کی خبر شتہر ہوتی ہے۔ مگر افسوس کسی مسلمان کی فیاضی کی خبر مہینوں میں بھی ایک مرتبہ سننے میں نہیں آتی۔ اور اگر کبھی کوئی مسلمان فیاضی دکھاتا بھی ہے تو قوم کی شامت اعمال سے وہ عموماً یا تو نمایشی قسم کی ہوگی یا قوم کے حق میں الٹی نقصان رسان۔ عاقبا نیسخاوت و فیاضی کا تو گویا نام و نشان ہی مسلمانوں کی قوم سے مٹ گیا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔

جہنگ سے ایک صاحب دریافت کرتے ہیں کہ کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ مارچ میں سلطنت آسٹریا کے ضمن میں صوبجات بوسینا و ہرزی گووینا کی آبادی ایک کروڑ ۴۵ لاکھ ۳۷ ہزار ۶۵ درج کیگئی ہے۔ کیا یہ درست ہے؟

جواب ان اعداد اور اصل آبادی میں تقریباً صرف ایک صفر کا فرق ہے۔ جو غالباً کاتب نے سہواً[1] زیادہ کر دیا ہوگا سنہ ۱۸۹۵ء کی مردم شماری کے مطابق ان دونو صوبوں کی آبادی جو بغرض انتظام سنہ ۱۸۷۸ء میں ترکی سے آسٹریا کو دلوا دی گئی تھی ۱۵ لاکھ ۶۸ ہزار ۹۲ ہے۔ ازانجملہ ساڑھے پانچ لاکھ کے قریب مسلمان باقی عیسائی اور کچھ یہودی وغیرہ ہیں

وکیل کو ہفتہ میں دوبار کرنے کی تجویز کے متعلق ایک عنایت فرما حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں۔

چند ہفتوں سے اخبار وکیل کی ہفتہ میں دوبار شایع ہونے کے مضامین پڑھ کر دلکو از حد خوشی ہو رہی ہے۔ میرا مدت سے خیال تھا کہ اس مبارک و مینک تجویز کی میں خود تحریک کروں۔ مگر یہ فخر میری قسمت میں نہ تھا۔ خیر اسکا تو چنداں افسوس نہیں بلکہ خوشی ہے کہ مجھسے بھی زیادہ شایقین اخبار ملک میں موجود ہیں جو موقع ملنے پر ایسی نیک و سعید کاموں میں شہ دستی کرتے ہیں تساہل و تغافل نہیں کرتے۔ مگر دیگر عام خریداران اخبار پر جیسے کچھ امید تھی وہ ہرگز پوری نہیں ہوئی۔ بلکہ سخت رنج ہے کہ وہ ایسی خوبصورت تجویز کو سنکر اتبک کیوں خاموش ہیں میری خیال میں اب زیادہ دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ ایک عام نوٹس بنام جملہ خریداران اخبار وکیل اخبار میں شایع کیا جائے کہ ہر ایک شخص بواپسٹی اک اپنی رائے کا اظہار کرے۔ انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی اگر نصف سے زیادہ خریداران اتفاق رائے کریں تو یکم جولائی سنہ ۱۹۰۰ء سے اخبار جاری کر دیا جاوے اور قیمت بذریعہ ویلوے پیبل پہلے پرچہ کے ذریعہ وصول کر لی جایئے۔ اخبار دس صفحہ سے کم ہرگز نہ ہو۔ ایک ہفتہ فارسی اور ایک ہفتہ اردو ہو قیمت ۱ر روپیہ ہو جمعہ اور منگل کو شایع ہو۔ جمعہ کا پرچہ فارسی ہو۔ تاکہ اتوار کو تعطیل کے دن آرام سے پڑھا جاوے ناظرین اخبار کو اسمیں ہر طرح کے فواید ہونگے۔ فارسی میں قابلیت و لیاقت کو ترقی ہوگی۔ غیر ممالک میں اخبار کی قدر ہوگی۔ اور وہ عزیز و محبوب نظروں سے دیکھا جاویگا۔ خاصکر فارسی پرچہ میں ممالک غیر خصوصاً ایران، ٹرکی، اور افغانستان، مراکو مصر وغیرہ اسلامی ممالک کی خبریں اور مضامین زیادہ ہوں نیز کاغذ کی عمدگی کا بھی لحاظ کیا جاوے۔ اخبار چودہویں صدی راولپنڈی جیسا کاغذ ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ ذر کامیابی ہوگی۔ اور اب تیسری دوگنی خریدار پیدا ہونگے۔ میں تو قسمیہ کہتا ہوں کہ جس روز یہ اخبار جاری ہوا دیگر کل اخبار بند کر دونگا۔ اور دو خریدار نئے بھی پیدا کرونگا۔ اور اگر منتظمان اخبار اس سے زیادہ قیمت مقرر فرماوینگے تو وہ بھی بسر و چشم منظور ہے۔ اے ناظرین اخبار آپ ذرا سوچیں سمجھیں غور کریں اور جلدی اس مبارک تجویز کی تکمیل کی جانب متوجہ ہوں۔ اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تو اس قوم سے بصرہ بغداد ریلوے لاین کے بنانے اور مشترکہ سرمایہ کی دوکان کھولنا وغیرہ کی امیدیں رکھنا لاحاصل ہیں۔ خدا نہ کرے مگر مجھے تو اس تیسری تجویز میں بھی اس مردہ قوم سے کامیابی کی امید نہیں نظر آتی۔ ہاں اگر کسی مقام پر غلام اور کبیر رنگ کی نشستی مقرر کر دینگے۔ یا کہیں ناچ رنگ کا شغل ہو جاتا یا اندر سبھا کا اکھاڑہ ہوتا تو خواہ گھر میں اونکو آٹا بھی نہ ہو مگر اول درجہ کی کرسی پر ہماری بھائیصاحب ہی بیٹھے نظر آتے۔ مگر اب یہ خیال نہ ہوگا کہ مقررہ قیمت پر عمدہ کی تنخواہ وغیرہ کا خرچ تو علیحدہ رہا قیمت کاغذ و محصول ڈاک کا بھی کچھ کم بوجھ نہیں ہوتا۔ خدا اس قوم کو راہ راست دکھلاوے تاکہ اپنے نفع و نقصان کی تمیز کرے۔ الراقم خریدار وکیل از جہنگ۔ X

سرسید مرحوم کے لیکچروں اور تقریروں کی مجموعہ پر جسے منشی فضل الدین صاحب تاجر کتب قومی لاہور نے شایع کیا ہے۔ شیخ عبدالقادر صاحب بی۔ اے۔ ایل مستند مصنف اور فاضل متبحر کی ریویو کے بعد جو پچھلے ہفتہ کے اخبار میں درج ہو چکا ہے۔ اگرچہ کسی مزید ریویو کی احتیاج نہیں رہ گئی تاہم اس ذخیرہ فضل و دانش کی اہمیت اور جو فوائد متنوعہ قوم اوسکے مطالعہ سے حاصل کر سکتی ہے اوسکے لحاظ سے ناظرین وکیل کی خدمت میں اس بیبدیل کتاب کی پھر سفارش کرنا کسیطرح نامناسب نہیں ہو سکتا شخصی و قومی اصلاح اور وسایل ترقی کی راہنمائی کے لیئے یہ مجموعہ قوم کی ہر فرد کو مشیر شفیق کا کام دیگا۔ قیمت فی نسخہ ۳ روپیہ ہے۔ منیجر حمیدیہ انجنسی امرتسر سے یہ کتاب ملسکتی ہے۔

حاجی محمد اسمعیل خانصاحب کے مضمون بعنوان ہلال و ستارہ کو جسکی غلط منطق بیہودہ استدلال اور مضحکہ خیز موجات کو سب سے اول وکیل نے ظاہر کیا تھا پنجاب ایزرور، پیسہ اخبار، دلگداز اور کئی دیگر ممتاز معاصرین نے بھی سخت ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور تاریخی قومی و سیاسی ہر پہلو سے حاجی صاحب کی مشورہ کو محققانہ پیرایہ میں غلط اور ناموزون ثابت کیا ہے پچھلے ہفتہ اس مشورہ کی اعنویت ایک ایسی شہادت سے بھی ثابت ہو گئی ہے جسکے معلوم ہونے پر غالباً حاجی صاحب موصوف بھی اپنی تحریر پر متاسف ہونگے۔ اس شہادت سے اور بھی واضح ہو جائیگا

کتاب محاربہ فرانس و پروشیا۔ جرمنی ۱۸۷۰ء اس جنگ میں ۲۵ لاکھ کے قریب فوج طرفین میدان جنگ میں آئی ۳ لاکھ کے قریب فوج ماری گئی۔ بالآخر نپولین شہنشاہ فرانس معہ اسی ہزار فوج کے گرفتار ہو کر معزول ہوا۔ اور فرانس میں سلطنت جمہوری قایم ہوئی اور پروشیا کے بادشاہ کے! دشاہ کو شہنشاہ جرمنی کا خطاب نصیب ہوا۔ آخر میں ایک ضمیمے اور مشہور عبرت ناک واقعے ہیں۔ غرضیکہ یہ تاریخی کتاب قابل دید ہی عجیب عبرتناک صحیح تصویر ہے یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ ناظرین جلد طلب فرماویں۔ ورنہ طبع دوم کا منتظر رہنا پڑیگا۔ قیمت نہایت کم صرف عہ ہے علاوہ محصول ڈاک۔ المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

ارشاد رحمانی فضل یزدانی اس کتاب فیض انتساب میں ملفوظات متبرکہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مرادآبادی مذکور ہیں۔ طالبان راہ سلوک و معتقدان حضرت موصوف کیلئے ہر ایک ملفوظ بمنزلہ ہادی راہنما ہے۔ یہ کتاب بوجہ خوبی مضامین چار مرتبہ چھپکر ہزارہا فروخت ہو چکی ہے (۴)

ذکر رحمانی اس کتاب میں سوانحعمری مولینا شاہ فضل الرحمن صاحب و فضیلت روزہ و نماز و استخارہ و حمد و عمدہ وظایف مطابق ایام ہفتہ کے درج ہیں۔ زیادہ تعریف کرنی لاحاصل ہے۔ آپ منگا کر ملاحظہ فرمایئے قیمت صرف ۱ر المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

---

[1] سہو کاتب سے وکیل مورخہ ۹ اپریل میں منشی نبی بخش صاحب کے نام غالب لکھے گئے۔ دراصل ۱۸۷۰ء تھا۔

ہوجائیگا کہ گورنمنٹ عالیہ ہلال و ستارہ کے نشان کو یہی نہیں کہ بنظر اشتباہ یا نارضگی نہیں دیکھتی۔ بلکہ خود سرکاری حلقوں میں بھی اوسکے مروج ہونے میں کسیطرح کی قباحت نہیں پاتی۔ یکروزہ قیام امرتسر میں نواب وائسرائے فرودگاہ سے دو دفعہ شہر میں تشریف لائے۔ دونو دفعہ اونکی گاڑی کے آگے پیچھے سرکاری فوج کے چند مسلمان سوار اردل میں تھے۔ ان سواروں میں سے ہر ایک کے گھوڑے کی دونو پٹھوں کے بالوں میں ہلال و ستارہ کا نشان دونو طرف بنے ہوئے تھے جو نمایاں طور پر چمک رہے تھے۔ یہ نشان داغ دیکر نہیں بنائے گئے تھے۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر مرتبہ سواری کے وقت ٹپہ یا مہر سے لگائے جاتے ہیں۔ جبکا نقش چند گھنٹوں تک قایم رہتا ہے۔ یہ نشان لفٹنٹ سی لیکر وائسرائے تک کے معاینہ سے گذر چکے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اگر اونکے استعمال میں کسیطرح کی قباحت کا شایبہ تک بھی دیکھا جاتا تو اس امر کی کبھی اجازت نہ دیجاتی۔

غازی عثمان پاشا کی وفات کی خبر یورپ کے اخبارات میں مارچ کی تیسرے ہفتہ کے شروع میں ہی مشتہر ہوگئی تھی۔ لیکن کم از کم اوسوقت تک یہ بالکل غلط تھی۔ اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں ۲۳ مارچ تک کے لایتی ورتکی اخبارات موصول ہوئے ہیں جنمیں غازی موصوف کی نسبت صرف یہہ خبر درج ہے کہ وہ ذیابیطس اور ضیق النفس سے سخت بیمار ہیں اور کہ سلطان المعظم نے اونکے معالجہ پر ماہر ترین شاہی ڈاکٹر مقرر فرما رکھے ہیں۔ اس خطرناک علالت کی مصدقہ خبر سے واضح ہوتا ہے کہ شروع اپریل میں غازی ممدوح کی وفات کی جو خبر موصول ہوئی وہ باغلب وجوہ غیر صحیح تھی اور کہ اس مرتبہ فی الواقع غازی عثمان ہی اس جہان ناپایدار سے رخصت ہوئے ہیں۔ اونکی کسی اور ہمنام کی وفات مغالطہ کا باعث نہیں ہوئی۔

صوبہ یمن میں خاین و بد اعمال اہلکاروں کی گوشمالی کی کارروائی ابھی تک جاری ہے۔ کمیشن اصلاح نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ اس صوبہ کی سول و انتظامی شعبوں میں ایک بھی کالی بھیڑ باقی نہ رہنے دیجائے۔ یہہ اسی سخت سلوک کا نتیجہ ہے کہ یمن کی اکثر خانہ بدوش قبایل بھی آوارہ گردی چھوڑ کر بالاستقامت ایک جگہہ رہایش پذیر ہوجانے پر مایل ہوگئے ہیں۔

ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار ایشیا کوچک کے قصبہ جزیوت کے ایک قدیم خاندانی رئیس و حاکم شہر اسحاق بک کی وفات کی دلچسپ خبر تحریر کرتا ہے کہ اس مسلمان سردار کی رحلت سے گو سب باشندگان شہر کو سخت افسوس ہوا ہے لیکن عیسائی آبادی کو بالخصوص بہت صدمہ پہونچا ہے۔ جسپر مرحوم ایسی مہربانی کرتا تھا جیسے باپ فرزندوں سے۔

افغانی سردار مجید خاں مع رفقا چند ہفتوں کے قیام کے بعد ۱۲ مارچ کو قسطنطنیہ سے شام کو روانہ ہوگیا ہے۔

صوبہ بیروت میں عمال کی سستی سے کئی کروڑ روپیہ کا بقایا محصول اراضی و مکانات کے متعلق لوگوں کے ذمہ ہوگیا ہے۔ اسکی وصولی کیلئے ضلعوار کمیشن مقرر کیگئی ہیں۔ آسودہ حال قیداران سے فی الفور اور زراعت پیشہ جماعتوں سے فصل کے بعد بقایا وصول ہوگا۔

حقی بک ایک ترکی اہلکار نے باب عالی کو لکھا ہے کہ بیشمار ٹکٹ اسٹامپ اور ٹکٹ ایک سے زیادہ مرتبہ استعمال کئے جاتے ہیں جس سے حکومت کو بہت نقصان پہونچ رہا ہے۔ اوسنے ساتھہ ہی اس خرابی کے انسداد کیلئے ایک تجویز پیش کی ہے جسپر صیغہ مال کی اصلاح کی کمیشن غور کر رہی ہے۔ یہ کمیشن بتحقیقات اخراجات اور ملازموں کے مشاہرہ کی باقاعدہ ماہوار ادائگی کے مسئلہ پر بڑی توجہ سے غور کرنے کے ساتھہ ہی پچھلے مہینہ سال آیندہ کی بجٹ کی تیاری میں مشغول رہی ترکوں کا مالی سال سنہ ۱۳۱۶ھ ۱۴ مارچ کو شروع ہوا۔

شاہ سرویا نے شروع مارچ میں اپنی سالگرہ تخت نشینی کے جلسہ میں بیان کیا کہ یہ خبریں محض بے بنیاد ہیں کہ سرویا جنگ تیاریاں کر رہی ہے اور جنگ کا ارادہ رکھتی ہے۔ رفعت بک ترکی سفیر متعینہ یونان نے پایتخت میں یونان کے ولیعہد اوسکی بیگم شاہی خاندان کے دیگر اراکین اور امرائے سفارت کو پرتکلف جلسہ رقص و ضیافت میں مدعو کیا۔ یہ جلسہ اس سال کے تمام جلسوں پر جو اتھنز میں ہوئے سبقت لیگیا۔ رفعت بک کی بیوی ایک یورپین خاتون ہے۔

انور پاشا گورنر بیرا (بک اوغلی) شروع مارچ میں سخت بیمار ہوگئے تھے۔ مگر اب بفضلہ صحتیاب ہوگئے ہیں۔ محاربہ یونان میں پاشائے ممدوح نے نمایاں خدمات کی تھیں اور اوسی کے صلہ میں قسطنطنیہ کے اس اہم قصبہ کے گورنر مقرر کئے گئے تھے۔ جلالت مآب نے کئی مرتبہ عزت بیک سکرٹری کو عیادت کے لیے بھیجا۔

پیرس نمایش کے دوران میں ایک تعلیمی کانفرنس بھی منعقد ہوگی۔ اسکے منتظمین نے مشہور ترکی مصنفہ **فاطمہ علیہ** خانم سے کانفرنس کے لیئے اسلامی تعلیم پر مضمون لکھنے کی استدعا کی ہے۔ یہہ بے نظیر خاتون ممتاز ترکی سوخ جودت پاشا سابق وزیر معدلت عامہ کی صاحبزادی ہے۔ ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۲۷۹ھ کو قسطنطنیہ میں پیدا ہوئی۔ تین برس کی تھی کہ والد کی ہمراہ جو وہاں کے گورنر مقرر ہوئے حلب گئی۔ دو برس بعد قسطنطنیہ واپس آنے پر پاشا موصوف نے جبکہ اوسکی ذہانت خداداد کیوجہہ سے فاطمہ سے نہایت محبت ہوگئی تھی۔ اوسکی تعلیم و تربیت کے لیئے متعدد استادوں و استانیاں مقرر کیں۔ چودہ برس کی عمر میں والد کی ہمراہ یانیہ اور پھر تین برس بعد دمشق گئی۔ اور وہاں عربی زبان کی ادب و معانی و عروض و نحو میں کمال حاصل کیا۔ ترکی فرانسیسی، عربی اور فارسی میں اعلے درجہ کی قابلیت رکھتی ہے۔ علوم عقلیہ توحید، کلام، منطق۔ ریاضی، ہندسہ، وحساب اور موسیقی وغیرہ فنون لطیفہ میں بھی اوسی اعلی دستگاہ حاصل ہے۔ اور سب سے بڑا وصف یہہ ہے کہ یہہ علم و فضل اوسی معاملات خانہ داری کے انصرام سے غافل یا لاپروا نہیں بنا سکا۔ گرہست کی جھمیلوں میں بھی اوسی تندہی سے مشغول رہتی ہے۔ جیسی کہ دوسری عورتیں۔ حالانکہ اکثر تعلیمیافتہ عورتیں خانہ داری کے فرایض کو وبال سمجھتی ہیں۔ اور اوسنے سخت متنفر رہتی ہیں۔ باپ نے اوسکے لیئے قابلترین۔ ترک۔ عرب۔ ایرانی۔ اور فرنگی استاد مقرر کئے جنکی تعلیم و تربیت سے وہ نہ فقط اپنے طبقہ بلکہ اکثر اہل زمانہ پر فوقیت لیگئی۔ کوئی یورپین علم دوست خاتون قسطنطنیہ جاکر اوسسے ملے بغیر واپس نہیں جاتی۔ اس نیک نہاد خاتون کی تالیفات نے اپنے ملک کے لٹریچر میں نئی روح پھونکدی ہے۔ اوسنے اپنے لیئے انشا کی ایک خاص طرز جسکی وہ خود ہی موجد ہے اختیار کی۔ اور اسی ایسی عمدگی سے نبھایا کہ اسوقت اکثر مصنف اوسکی تقلید کو فخر سمجھتے ہیں سب سے اول اوسنے ایک فرنچ ناول دولانتہ کا ترجمہ کیا اور اوسکا نام مرام رکھا۔ اس ترجمہ کے ساتھہ اوسنے اپنا نام شایع نہ کیا۔ لیکن جب میدان علم و فضل کے ممتاز شہسواروں بالخصوص علامہ فاضل احمد مدحت آفندی ایڈیٹر اجتہاد جان حقیقت نے اس ترجمہ کی بہت صفت و ثنا کر کے مترجمہ کا حوصلہ بڑھایا تو فاطمہ علیہ نے دیگر تالیفات و تحریرات میں اپنا نام دینا شروع کر دیا اسنے اوسکا نام تمام دنیا میں مشہور ہوگیا۔ اور کئی یورپین خاتونیں صرف اوسی کی ملاقات کے لیئے قسطنطنیہ گئیں۔ ان میں سے تین کے ساتھہ اوسکا دلچسپ مکالمہ ہوا جسے خاتون موصوفہ نے ترجمان حقیقت میں آٹھہ برس ہوئے نساء الاسلام کے عنوان سے شایع کیا۔ اس مضمون کا ترجمہ اوسنے دونوں ثمرات الفنون نے ترکی سے عربی میں کیا۔ اور پھر کچھہ عرصہ بعد فرنچ اور انگریزی میں بھی ہوگیا۔ اسکے بعد اوسکی کئی تصنیفیں اور ترجمے شایع ہوچکے ہیں اور اکثر روزانہ اخبارات بالخصوص رسالہ خانملہ مخصوص عزتمآبین جو عورتوں کی مطبع

اشتہار

نارتھہ ویسٹرن ریلوے

(وزیرآباد لایل پور ریلوی کی حصہ ٹوبہ ٹیک سنگھہ و خانیوال کا افتتاح)

بشرط منظوری گورنمنٹ ہند وزیرآباد لایل پور ریلوی کی حصہ ٹوبہ ٹیک سنگھہ و خانیوال کی مندرجہ ذیل سٹیشن مویشی اور سامان کے سوائے مسافران اور مال و اسباب کی ہر قسم کی ٹریفک اور باربرداری کیلئے ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء سے کھل جائیگی

(نام اسٹیشنوں کے) چوٹیانہ۔ شورکوٹ روڈ۔ درگھانہ۔ عبدالحکیم۔ محمدوم۔ پورپاہوران۔

ٹرینوں کے اوقات حسب ذیل ہونگے

ڈاؤن		بجے	منٹ	اپ		بجے	منٹ
ٹوبہ ٹیک سنگھہ	آمد	۱۰	۰	ملتان چھاونی	روانگی	۶	۴۰
	روانگی	۱۰	۱۴				
خانے وال اتصال ...	آمد	۱۵	۳۶	خانے وال اتصال...	آمد	۸	۱۷
	روانگی	۱۵	۴۷		روانگی	۸	۲۸
ملتان چھاونی	آمد	۱۷	۲۵	ٹوبہ ٹیک سنگھہ	آمد	۱۳	۵۱
					روانگی	۱۴	۵

کرایہ و شرح محصول سامان سٹیشن ماسٹران سے دریافت کیا جائے۔

(دنیا فرنک سپرنٹنڈنٹ ۔ ڈنیا فرنک سپرنٹنڈنٹ ۔ ایف جیکب صاحب بہادر)

تعلیم مصنفہ شیخ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جسمیں نسبت الی اللہ کا بیان اس خوبی سے کیا گیا ہے جسکے دیکھنے سے نورانیت اور طریقت کی بہت سی مالاینحل عقدے حل ہوجاتے ہیں۔ طالبان حق کے لیے یہ کتابچہ نہایت کارآمد اور مفید ہے قیمت ۴ر

مواعظ حسنہ سورہ والعصر کی ایک نہایت بسیط اور جامع تفسیر بزبان اردو جسمیں طرز معاشرت و اخلاق محمدی عقاید و ضروری احکام دین بالکل عام فہم عبارت میں لکھے گئے ہیں مؤلفہ فاضل علامہ کاشف

ملنے کا پتہ کتاب اللہ مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث رامپور ۴ر المشتہر منیجر وکیل امرتسر

کے لیے چھپتا ہے۔ اوسکے مضامین عموماً شایع ہوتے رہتے ہیں۔ سفرنامہ ابن بطوطہ کا عربی سے ترکی میں ترجمہ اسی خاتون نے کیا ہے اوسکے اور ذیل ناول "محاضرات" اور "عودی" کی بہت ہی تعریف کیجاتی ہے۔ احمد مدحت آفندی نے صرف اس یگانہ روزگار اور اسلامی دنیا کے لیے مایہ فخر دو خاتون کے حالات ایک ضخیم کتاب کی صورت میں بزبان ترکی شایع کئے ہیں مگر یہ مختصر حالات کتاب در المنثور سے اخذ کئے گئے ہیں جسمیں تمام مشہور مسلمان مخدرات کی سوانح عمری اور مختصر تاریخ دیکھنی ہے۔

ماسٹر انبار پرشاد صاحب صوفی نے ناظرین کو یاد ہوگا پچھلے سال چند مہینوں کے لیے اپنی معمولی دریادلی و فیاض منشی اور سچی انسانی ہمدردی سے کام لیکر اپنے اخبار **جامع العلوم** کو ایسے نئے خریداروں کے لیے جو مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ یا ہند و کالج بنارس یا کسی اور خیراتی کام کے لیے عہم روپیہ چندہ دیں۔ اخبار کی قیمت للہ سالانہ میں سے اور ایک روپیہ کم کرکے صرف عا میں سال بھر کے لیے اخبار دینے کا اعلان کیا تھا۔ اب صوفی صاحب ممدوح نے اس عایت کی میعاد ہی غیر معین وقت تک نہیں بڑھادی بلکہ ایک کتاب بھی بطور انعام دینے کا مشاظاہر کیا ہے۔ امید ہے کہ تمام معاصرین اپنے ہمعصر کی اس قابل تعریف عالی حوصلگی کو ضرور نظر پسندیدگی دیکھینگے۔ اور اپنے ملک کو اس عایت سے فایدہ اٹھانے کی ترغیب دینے سے دریغ نہیں کرینگے۔ صوفی صاحب موصوف اسکے متعلق حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں۔ "وہ در دینا ستر در آخرتنہ۔ جامع العلوم کا مئی سے سال شروع ہوگا۔ جدید خریداروں کو بشرطیکہ وہ عہم روپیہ معرف اخبار **وکیل** مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کو بطور امداد دیں۔ ۸ر قیمت کی کتاب بحر در قطرہ نامی جو مسمیریزم کی اول درجہ کی دستور العمل ہے بطور انعام دیجائیگی۔ گویا تین روپیہ میں سے مجھے عہم سالانہ ہی وصول ہوگا۔ میں دو روپیہ کے ویلیو میں کتاب مذکورہ بھیجکر دام وصول کرلونگا۔ **المشتہر** صوفی انبار پرشاد ایڈیٹر جامع العلوم مراد آباد۔

روس و افغانستان جنوبی روس کی بندرگاہ اوڈیسہ سے وسط مارچ میں ایک نامہ نگار نے تحریر کیا "روس دار الخلافہ کے سرکاری حلقوں میں ان خبروں سے بہت تشویش پھیل رہی ہے کہ ہندوستان کی گورنمنٹ امیر صاحب کے ساتھ ملکر بطور پیش بندی نہایت اہم انتظام و تدارک کر رہی ہے کہ اگر روس افغانی علاقہ پر حملہ کرے تو اسکی بخوبی خاطر تواضع کیجاسکے یہ تشویش اس حد تک بڑھ گئی ہے کہ پچھلے ہفتہ اس مضمون کی افواہیں مشہور ہوگئیں کہ روسی حکومت انگلستان سے ان فوجی تیاریوں کی کیفیت طلب کرنیکا ارادہ رکھتی ہے معمولی حالات میں روس اگر چاہتا تو بلاشبہ ایسی کیفیت طلب کرسکتا تھا لیکن کوشک میں کثیر التعداد فوج جمع کردینے سے وہ اس استحقاق کو اب ساقط کرچکا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انگلستان نے روس سے ممکن سے ممکن احتیاط اور رازداری کے ساتھ افغانی سرحد پر ایک پورا آرمیش جمع کرنیکے متعلق کوئی کیفیت نہیں طلب کی۔ ایسی صورت میں وہ کس منہ سے کوئی باز پرس کرسکتا ہے لیکن گورنمنٹ انگلشیہ کی خاموشی سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ وہ غافل ہے۔ وہ پوری پوری ہوشیار ہے۔ اور گو اوسنے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ مگر ہر ضرورت کے لئے چپکے چپکے ہر قسم کا احتظاظ کرچکی ہے۔ پاؤنیر لکھتا ہے کہ کوشک میں صرف تین ہزار روسی فوج ہے۔

قسطنطنیہ کے اسلامی محلوں اور مساجد یا اسلامی قبرستان کے قریب جوار میں باشندوں کی درستی اخلاق کے لئے شراب خانے کھولنے کی ممانعت ہے لیکن ابتک اس ممانعت کی تعمیل بہ تقید نہیں کرائی جاتی تھی۔ اور کئی شراب خانے ایسے موقعوں پر موجود تھے۔ اب ان سب کو یکقلم بند کردینے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور قومی قرضہ کی منتظم کونسل سے درخواست کیگئی ہے کہ آیندہ وہ ایسے محلوں میں شرابخانہ کھولنے کی سند کسی کو نہ دی۔

اناطولین ریلوے نے بابعالی کی درخواست پر زرعی پیداوار کے کرایہ کی شرح میں تخفیف کردی ہے۔ قونیہ سے حیدر پاشا دمن مضافات قسطنطنہ تک ۵ ٹن بوجھ اٹھانیوالے چھکڑہ کا کرایہ ۹ پونڈ ترکی اور انگورہ سے حیدر پاشا تک ۱۴½ پونڈ ترکی لیا جاتا تھا۔ اب علے الترتیب ۱۵ اور ۱۲½ پونڈ کردیا گیا ہے۔

نماز اربعہ اسلامی نماز کے احکام اور مذاہب اربعہ اسلام عیسائی۔ آریہ۔ برہمو اور ہندو کی نمازوں کا مقابلہ اس خوبی سے کیا گیا ہے کہ اپنی طرز کا نمبر اول ہے قیمت فی جلد ۴ر

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کے ابطال میں کافی ہے اسکے ہوتے ہوئے دوسری کسی رسالہ اس مضمون کی حاجت نہیں ڈی کا عذر۔ ۴ر **المشتہر** میسرز اخبار وکیل المرتسر

یہ لائن قسطنطنیہ کے ایشیائی مضافات سکودار کی محاذ حیدر پاشا سے شروع ہوکر ۳۶ میل یعنی انگورہ تک جاتی ہے۔ اسکی شہر اس لائن کا تقریباً درمیانی سٹیشن ہے۔ یہاں سے ایک اور شاخ اس لائن کی قونیہ کو جاتی ہے جسکا طول ۱۰۸ میل ہے۔ قونیہ انگورہ سے عین بجانب جنوب ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر ہے۔ بغداد و بصرہ کی طرف اسکی شہر و قونیہ لائن ہی بڑھائی جائیگی۔ بقول ولایتی اخبارات روس نے تعمیر ریلوے کے متعلق اپنے مطالبات کو بہت کم کرکے اب یہ شرط پیش کی ہے کہ "بحیرہ اسود کے طاس" میں جسکی کوئی تشریح و تعیین نہیں کیگئی۔ ترکی روس کے سوا کسی اجنبی کو تعمیر ریلوے کا اجارہ نہ دے۔ اگر ترکی اپنے روپیہ سے کوئی لائن اس "غیر معین" علاقہ میں بنانا چاہے تو پہلے روس سے چند معاملات متعلقہ پر گفتگو کرلے اسکے معاوضہ میں روس یہ مدد کریگا کہ اگر ترکی کے پاس روپیہ نہ ہو تو روس زر مطلوبہ قرض دیدیگا۔ کہا جاتا ہے کہ اس شرط کی عدم منظوری کی صورت میں تاوان جنگ کی اقساط کے بقایا اور مال مغرورین کی واپسی کی دھمکی دیگئی۔ اور ساتھ ہی جتایا گیا کہ جنوبی روس اور علاقہ قاف میں اوسکی فوجیں مشیقدمی کے لیے ہر طرح سے تیار ہیں جسکے جوابمیں ترکی وزراء نے روسی سفیر کو کہا کہ کیا اس مطالبہ کا دوسرے لفظوں میں یہ مدعا نہیں کہ روس کل ترکی یا کم از کم ایشیائے کوچک کو اپنا ماتحت علاقہ بنانا چاہتا ہے؟ بیان کیا جاتا ہے کہ تازہ ترین ولایتی ڈاک کی روانگی تک روسی سفیر نے اس موزون سوال کا کچھ جواب نہ دیا تھا۔ لیکن اسکے ساتھ ہی یہ مشتہر کیا گیا۔ کہ سلطان المعظم نے اصولاً روسی مطالبہ کو تسلیم کرلیا ہے جسکی صداقت پر حمیدیہ سیاست کے جاننے والوں کو کبھی اعتبار نہیں ہوسکتا۔

سلطنت عثمانیہ میں ایک جرمن مصنف کے قول کے مطابق سلطان عبدالحمید کے عہد میں تعلیم کو اسقدر فروغ ہوا ہے کہ اسوقت ۹۸ فیصدی بچے مدرسوں میں تعلیم پا رہے ہیں۔ سررشتہ تعلیم نے مارچ میں ۲۷ ہزار قرآن مجید غریب طلباء میں مفت تقسیم کئے جانیکے لئے ولایات شاہانہ کے مکاتب کو ارسال کئے۔

قبرس کی گورنمنٹ نے پچھلے سال اپنے مجموعہ تعزیرات و ضابطہ فوجداری میں چند ترمیمیں تجویز کی تھیں جنکو مجلس عیسائی و مسلمان دونوں مذاہب کے ممبروں نے نامنظور کیا تھا۔ گورنر جزیرہ نے اب پھر یہ ترمیمیں پیش کی ہیں وہاں کے اخبار سخت ناراضگی ظاہر کررہے ہیں۔ محاصل بلاواسطہ کی سختی اور کاشتکاران کی خستہ حالی سے متاثر ہوکر مقامی حکومت انگلستان کیطرح اس جزیرہ میں بھی بلاواسطہ کی بجائے بالواسطہ محاصل لگانیکی طریقہ کو اختیار کرنیکا ارادہ کررہی ہے۔ مالیہ اراضی محاصل بلاواسطہ کی شق ہیں اور محصول نمک یا محصول پرمٹ وچونگی محاصل بالواسطہ کی شق میں داخل ہیں۔ خدا کرے گورنمنٹ ہند کا بھی کبھی ایسا ارادہ ہو جائے اور کروڑوں زراعت پیشہ جو بالواسطہ محاصل میں بیحد رسدی برابر شریک ہیں۔ بلاواسطہ محاصل کے بارگران سے مخلصی پا جائیں۔ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار قبرس میں ہے۔ وہ کسیقدر مرمت طلب ہو رہا ہے۔ جلالت مآب سلطان المعظم نے اوسکی درستی کے لئے آٹھ ہزار روپیہ جیب خاص سے ارسال کیا ہے۔

مالی اصلاح کی کمیشن مزروعہ اراضی پر عشر کی بجائے نقد معاملہ تشخیص کرنیکے مسئلہ پر بھی غور کررہی ہے سردست سلطنت کے چند صوبوں میں امتحاناً اس تجویز پر عمل کئے جانیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جلالت مآب کے حکم سے زراعت تجارت و صناعت کی موجودہ حالت کو دریافت اور اوسکی ترقی کے وسائل پر غور کرنیکے لئے ایک خاص کمیشن مقرر کیگئی ہے جو تمام صوبوں میں دورہ کریگی۔ بقول اقدام کمیشن اصلاح نے آمدنی کو چند جدید ذرایع معلوم کئے ہیں جنسے تخمیناً ایک کروڑ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوگی۔ کمیشن نے شراب موی بتیوں اور کئی دیگر اشیاء پر محصول بڑھا دینے کی بھی صلاح دی ہے۔ جن میں اسوقت آسٹریا کا ملکہ میریا تھریسا کے عہد کے ڈالر مالیتی ساٹھ لاکھ روپیہ ایچ ہیں۔ کمیشن نے ان ڈالروں کی واپسی کی صلاح دی ہے کیونکہ مالی خسارہ کے علاوہ پولیٹکل وجوہات سے بھی ترکی سکہ کا عدم رواج نامناسب سمجھا گیا ہے۔ یہ تجویز منظوری کے لئے ہایبن ہمایوں میں بھیجی گئی ہے جہانسے منظوری حاصل ہونے تک مین کو حکام کو لکھا گیا ہے کہ سوا اوشر فی ڈالر کے حساب سے ان ڈالروں کو لینا شروع کردیں۔ قومی قرضہ کی منتظمہ کونسل نے یمن کے صدر مقام صنعا میں شاخ کھولدی ہے۔ اس کونسل کو جسکو قرضہ کے سود کی ادائیگی اور تدریج بیبانی کیلئے آمدنی کی کمی مدیں

تار کی خبرین

محاربہ ٹرانسوال - ۲۱- مارچ کے معرکہ فورس سپورٹ کے بعد جسمیں ہماری سات توپیں معہ سامان رسد دشمن نے چھین لی تھیں میدان جنگ کے ہر حصہ میں پھر مستعدی کا دور دورہ شروع ہوگیا ہے اور کئی موقعوں پر سخت معرکہ آرائیاں ہوچکی ہیں- نٹال سے بھی اس ہفتہ کئی مہینوں کی خاموشی کے بعد فریقین میں مقابلہ ہونیکی خبر ملی ہے جسمیں یہہ نہیں بتایا گیا کہ پیشقدمی آیا بوئیروں نے کی یا انگریزی فوج نے- مگر ایک اور خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ سبقدستی کرنے والے غالباً بوئیر تھے- ناظرین کو معلوم ہے کہ بوئیر لیڈی سمیتھ کا معاصرہ اٹھا دینے کے بعد فری سٹیٹ کے مشرقی درون اور نٹال کے شمالی علاقہ کو جو شلث کی شکل ہی ہٹ گئی تھے- اور انگریزی فوج کی طرف سے تیرہی مورچہ قصبہ ایلانڈز لاگیٹ سے چند میل بجانب شمال قائم کیا تھا- یہہ مقابلہ اسی مورچہ کے قریب ہوا ہے- اور خبر ہے کہ بوئروں کی کئی جماعتیں ایلانڈز لاگیٹ کے جنوب میں بھی دکھائی دی ہیں- فری سٹیٹ کے جنوب مشرقی حصہ اور بلوم فونٹین کے اردگرد کے علاقہ میں بھی اوس سے تیس تیس چالیس چالیس میل کے فاصلہ پر بوئر دستے یکبارگی پھر جمع ہوگئے ہیں- اور ریاست کی اطاعت مان لینے والے باشندوں میں سے بھی اکثر بدعہدی کرکے برسر مقابلہ ہوگئے ہیں- بوئروں کی اس مستعدی کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ فری سٹیٹ کی جنوبی سرحد پر وہ کئی شہروں پر مکرر قابض ہوگئے ہیں- اور اس نواح میں فقط دو اہم مقام انگریزی فوج کے تصرف میں رہگئے ہیں- اس علاقہ میں بوئر فوج کی تعداد باختلاف روایت ۶- سے ہزار سے زیادہ نہیں- اور عام خیال ہے کہ لارڈ رابرٹس کی فوج نئے گھوڑوں کے پہونچ جانے اور موجودہ گھوڑوں میں چند ہفتوں کے آرام سے طاقت خود کرآنیسے جب یہہ جمعیت کثیر نقل و حرکت کرنیکی قابل ہوگئی تو وہ بلوم فونٹین سے مشرق کیطرف بڑھکر ان بوئروں کے لئے واپسی کا راستہ روک دینگی- اور اسوقت انگریزی فوجیں اور دستے نٹال یعنے مشرق اور جنوب و مغرب سے بڑھکر مخالف کو چاروں طرف سے گھیر لینگے جس سے اوسکی اطاعت مان لینے کے سوا کسیطرح مخلصی نہیں ہوسکیگی- بہرحال بوئیروں نے اپنی تازہ ترین کارروائیوں سے ثابت کردیا ہے کہ انکے حوصلے ابھی بدستور قائم ہیں اور اگرچہ یہ یقینی امر ہے کہ وہ بالآخر مغلوب ہوجائینگے- لیکن بہت نقصان پہنچاکر- بینکنگ ابھی تک محصور ہے- آٹھویں ڈویژن کو جو ولایت سے چلا آرہا ہے پہلے اس مقام کو مخلصی دلانیکے لئے کمبرلی میں جمع کرنیکا منشاء تھا- مگر بوئیروں کی جدید نقل و حرکت کیوجہ سے اب وہ بلوم فونٹین کے جنوب میں بمقام سپرنگ فونٹین جمع ہوگا- لارڈ رابرٹس نے فوج سواران کو ازسرنو مختلف حصوں میں منقسم کیا ہے- اور اپنے ماتحت اعلے کمانڈروں میں بھی بہت کچھ تغیر و تبدل کیا ہے-

دول خارجیہ سے ہماری تعلقات بدستور مخلصانہ ہیں اور کسی حکومت نے اپنی انداز سے یہہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ اب یا بزمانہ آئندہ کسیوقت مداخلت کا ارادہ رکھتی ہے- البتہ روسی اخبارات کا لہجہ بلا استثناء دن بدن زیادہ معاندانہ ہوتا چلا جارہا ہے- اور کوئی بری صفت نہیں جسے وہ انگلستان کیطرف منسوب نکر رہی ہوں- سب سے لطیف اور دلچسپ طعن بدعہدی سفاکی اور منافقت کا ہے- ان گریہ ہائے مسکین کو بوئروں کی آزادی پر حملہ ہونے کا سخت رنج ہے- مگر کیا وہ اپنی سلطنت کی تاریخ اور ان ابلیغانہ سفاکیوں کو جنکا پولینڈ- کریمیا- کوہ قاف ترکستان- ماوراء النہر- اور فنلنڈ- و محاربات ٹرکی میں ارتکاب کیا گیا- بالکل بھول گئی ہیں- اور کیا وہ انکے مقابلہ پر ایک بھی دلیسی بھی نظیر انگلستان کی کسی سفاکی یا بدعہدی کی پیش کرسکتے ہیں- یہہ اخبارات ہندوستان کے سرحدی معاملات کی نسبت بھی عجب مضحکہ خیز تحریرین اور رنگ بندیاں شایع کررہی ہیں- ایک ہمدان روسی اخبار پر راز معلوم ہونے پر جامہ میں پھولا نہیں سماتا کہ ہندوستان میں جو سینکڑوں چھوٹے چھوٹے رسالے اوسکی برخلاف رعایا میں تقسیم کئے جارہے ہیں اونکے مصنف لارڈ کرزن ہیں!!! یہی ایک فقرہ اس امر کی کافی شہادت ہے کہ روسی اخبارات کذب اختراء اور افسانہ آفرینی میں بلاشبہ نظیر نہیں رکھتے- یہہ سب تمغے الزام ہوکر یورپ سے استدعا کررہے ہیں کہ وہ بوئروں کی آزادی کو سلب ہونے دے- اور اگر ممالک یورپ کی گورنمنٹیں اس کا ثواب کا بیڑہ نہ اٹھائیں تو باشندگان یورپ ہمت کریں- اور انگریزوں سے میل ملاپ- تجارت اور بیوپار قطعاً ترک کرکے اونکو بوئروں سے صلح کرلینے پر مجبور کریں- مگر ان ناصحان مشفق کی ہمدردی کی کنہ اور اصل غایت سبکو معلوم ہے- وہ دنیا کو بیوقوف بنانا چاہتے ہیں- لیکن اس کوشش سے وہ اپنی حماقت اور دیوانگی کو ظاہر کررہے ہیں- انہی خبطیوں میں سے بعض کا خیال ہے کہ پیرس کی نمایش کے بعد روس و فرانس متفقہ کارروائی کرینگے- نمایش مذکور کا افتتاح ۱۴- اپریل کو ہوگیا ہے- وہ قائم تو کئی مہینے رہیگی- مگر زیادہ زور شور صرف پہلے دو تین مہینوں تک رہیگا- انکے گذر جانے کے بعد بھی اگر فرانس کا یہی انداز رہا تو ہماری "نیک نہاد دوستوں" کی آخری امید کا خاتمہ بالخیر ہوجائیگا- اور اوسوقت اونکو بمنزلہ حق الیقین ثابت ہوجائیگا کہ انگلستان کی طاقت ہی فی الواقع ایسی زبردست ہے کہ کوئی رقیب اوسکی کسی معاملہ میں دراندازی کی جراءت نہیں کرسکتا- (اس ہفتہ کی تار خبرین حسب ذیل ہیں) +

لنڈن- ۶- اپریل- فری سٹیٹ کی پارلیمنٹ کو پریسیڈنٹ نے ایک امید بھری تقریر کرکے غیر معین عرصہ کے لئے متوی کردیا ہے- مسٹر رہوڈس انگلستان پہونچگیا ہے- بلوم فونٹین سے ۵ر کو خبر بھیجی گئی کہ بمقام بشمین کوپ ۴ر کو خفیف مقابلہ ہوا- بوئر جنوب کو ہٹ گئے- لارڈ میتھوان بوشوف سے تار دیتی ہیں: ۵- ر کو ہینے جنرل ولی بومرول اور ایک بوئر دستہ کو گھیر لیا- ایک دشمن نہ بھاگ سکا (ولی بورفرنچ کرنیل) اور سات بوئر قتل- ۸- زخمی اور ۵۱- اسیر ہوئے- لارڈ رابرٹس نے ۵- اپریل کو تار دیا: خیال ہے کہ بوئروں نے بتھانی سٹیشن سے بجانب شرق بمقام رڈرسبرگ ہماری تین پیدل اور دو گھوڑچرہی کمپنیاں پکڑلی ہیں- وہ کثیر التعداد دشمن کو گھیری میں آگئیں- ۳ر کی دوپہر سے ۴- کی صبح تک مردانہ مقابلہ کیا- جسکے بعد وہ بالضرور پکڑی گئی ہونگی- بینے جنرل گاٹکر کو ادھر بھیجا- مگر کمپنیوں کا کوئی سراغ نملا- بوئروں کے متفرق دستے بلوم فونٹین کے اردگرد منڈلا رہے ہیں- جنرل کلیمنٹس کی ڈویژن نے جسمیں ۶ ہزار آدمی ہیں ۴ر کو بلوم فونٹین کی پاس سے گذر کر شہر سے پانچ میل کے فاصلہ پر عارضی طور سے قیام کیا- (جنرل موصوف جنوب کیطرف سے گئے ہیں وکیل) مسٹر سٹین پریسیڈنٹ فری سٹیٹ کا سپہ سالار ہی مقرر ہوا ہے- کیپ ٹون سے دوون کی مسافت کے فاصلہ پر ایک جہاز مسافران فوجی جہاز سے ٹکرا کر غرق ہوگیا- کل مسافر ۱۱۲ تھے رجو سب بچائے گئے +

لنڈن- ۷- اپریل- بندرگاہ سمن ٹون سے بوئر قیدیوں نے بھاگ جانیکی سرباختہ ہوکر کوشش کی- اور تو کامیاب نہوئی- لیکن چودہ نکل گئے- ہماری جو پانچ کمپنیاں گرفتار ہوئی ہیں اونکی ۲ افسر قتل- ۲ زخمی آٹھ سپاہی قتل- ۲۲ زخمی اور باقی افسر سپاہی گرفتار ہوگئے- غنیم کے پاس پانچ توپیں اور ۲۴۰۰ فوج تھی- انگریزی دستہ میں صرف ۵۹۱- آدمی تھے- بلوم فونٹین میں فوج اور گھوڑی ہر روز ہر طرف سے چلی آرہی ہیں اسکے قرب و جوار کے علاقہ میں بوئر دستے زیادہ تر تاخت و تاراج اور اطاعت مان لینے والے باشندوں کو دوڑانے کے لئے گشت کررہے ہیں- ہماری فوج نے قصبہ رد کسول خالی کردیا ہے- اوسکے گرد و نواح میں کثیر جمع ہوگئے ہیں- اس امر سے کہ انگریزی فوج مقیمہ بلوم فونٹین شہر سے تیس تیس میل فاصلہ کے ملحقہ علاقہ کو بھی بوئروں سے خالی نہیں رکھ سکتی- اور کہ جنرل گاٹکر بتھانی جاکر بوئر لشکر کے قیام گاہ کو نہ دریافت کرسکا- صاف ظاہر ہورہا ہے کہ ہماری سواروں کی گھوڑی بالکل رہگئی ہیں- ایک رسالہ کو جب تیار ہونیکا حکم دیا گیا تو صرف پانچ گھوڑی قابل کار پائے گئے- مگر خوش قسمتی سے تازہ دم گھوڑی بتعداد کثیر بلوم فونٹین پہونچنی شروع ہوگئی ہیں- دس ہزار گھوڑی جنوبی امریکہ سے چلے آرہی ہیں جو اس ہفتہ کیپ ٹون پہونچ جائینگے- ریڈرسبرگ میں جو دستہ اسیر ہوا ہے- وہ جنرل گاٹکر کی فوج سے جدا کرکے ریلوے کی حفاظت کے لئے بھیجا گیا تھا- اوسکے پاس کوئی توپ نہ تھی اور یہہ اوسنے غلطی کی کہ قیامگاہ کے گرد خندقیں نہ کھودلیں- نارولز پانت سے کچھ سوار بلوم فونٹین کو جارہے تھے- انکو راستہ سے اس دستہ کی کمک کے لئے ریڈرسبرگ کیطرف بھیجا گیا- نتیجہ ابتک معلوم نہیں ہوا- انگریزی اخبارات اس واقعہ سے اور برافروختہ ہوکر اپنے افسروں کو سخت مطعون کررہے ہیں- اور تاکید کررہے ہیں کہ لارڈ رابرٹس اپنے ماتحت افسروں کے نام خندقیں کھودلینے اور بخوبی گرداوری کرنیکے متعلق قطعی الحکام صادر کریں- کیونکہ بالغلب وجوہ محاربہ کے باقیماندہ حصہ میں عموماً اسیطرح کے چھوٹے چھوٹے مقابلے ہونگے- لارڈ میتھوان نے بوشوف کے قریب جو بوئر دستہ گرفتار کیا ہے- اوسمیں ٹرانسوالی بہت کم تھے- زیادہ تر اجنبی لوگ تھے- خبر ہے کہ سولہ ہزار بوئر تہابان چوسلے جنوب کو بڑھے جارہے ہیں- اور کاشتکاروں کو شورش پر مجبور کررہے ہیں- جنہوں نے انگریزی کمانڈر کو

حفاظت کے لئے لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ دشمن نے لیڈی برانڈ سے لیکر تہابان چونک کی علاقہ کو اپنے تصرف مین رکھنے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ کیونکہ اوسمین گھوڑوں کے لئے عمدہ چراگاہیں موجود ہیں۔ بوئیروں کو امید ہے کہ انگریز کرنسٹاڈ کو بآسانی فتح نہیں کر سکینگے۔ چھوٹے چھوٹے بوئر دستے بلوم فونٹین کے اردگرد جا بجا چکر لگا رہے ہیں۔ میفکنگ سے بجانب جنوب ایک دیسی سردار شٹیانے بوئیروں سے لڑائی شروع کر دی ہے۔ لارڈ رابرٹس نے ہندوستانی سپاہیوں کی وفاداری کی بڑی تعریف کر کے ہندوستانی دستہ والینٹیروں کو بہت پسند کیا ہے۔ لارڈ رابرٹس اور جنرل وہائٹ نے جو برٹ کی وفات پر جو تار پیغام تعزیت بھیجا اوس سے پری ٹوریا مین عمدہ اثر پڑا ہے۔ قوروس سپروٹ کی کمین کا مجوز ایک مشہور جرمن کپتان ریشمین تھا۔ وہ بارہ برس امریکن فوج میں ملازمت کر چکا ہے۔ ٹرانسوالی فوج میں جیمسن کی یورش سے کچھ پہلے داخل ہوا۔ آغاز محاربہ پر اوسکے عہدہ میں ترقی کیگئی۔ اس نام کا ایک فوجی افسر امریکہ کیطرف سے جنگ کو مشاہدہ کے لئے ٹرانسوال گیا ہوا ہے۔ جس سے بعض کو خیال ہو گیا تھا کہ یہ کارروائی امریکن اُٹاشی کی ہے۔ جنرل کرونجی کے ساتھ جو جرمن افسر البرٹ پکڑا گیا تھا۔ اوسنے انگریزی فوج سواران کی حق میں بہت بُری رائے ظاہر کی ہے۔ اوسکا بیان ہے کہ انگریزی سوار سخت بزدل اور ناقابل ہیں۔ البتہ پیدل فوج کو کل دنیا کی پیدل افواج سے افضل بتایا اور کہا کہ جرمن فوج پیدل سے بھی وہ بہتر ہے۔ مگر گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھتے ہی اُنکی قابلیت بھی سلب ہو جاتی ہے۔ اور اوسوقت اوسنے اپنی ٹوپیان تہامے رہنے کے سوا اور کچھ نہیں بن پڑتا۔ کیپ ٹون مین ۱۷ سو فوج اور بارہ سو گھوڑے اور ڈربن میں ۱۷ جہاز فوج لیکر داخل ہوئے۔ اسوقت تک ہمنے پانچ ہزار بوئر اور بوئیروں نے ۳۴۶۶ انگریز گرفتار کئے ہیں۔ +

لنڈن ۸-اپریل۔ دلی بوکی ہلاکت اور اوسکی فرنچ ہمراہیوں کی گرفتاری پر فرانس میں عام بیچینی پیدا ہو گئی ہے پیرس میں ایک گلی کا نام اوسکے نام پر رکھنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ فری سٹیٹ میں ہماری فوجی حالت اسوقت عجیب حیرانی بخش ہے۔ ہماری فوج تو بلوم فونٹین میں جکڑی ہوئی بیٹھی ہے اور بارہ ہزار بوئر فوج دور تک بجانب جنوب ملک میں گشت کرتی ہوئی ہماری بعیدی دستون کو قابو کر رہی ہے۔ علیوال میں باشندگان شہر کی پلٹن مرتب ہونیسے معلوم ہو رہا ہے کہ باشندون کو اپنے شہر پر بوئیروں کے دوبارا حملہ آور ہونیکی توقع ہے۔ سوازی لینڈ کے علاقہ میں سخت بدامنی مستولی ہے۔ ملکہ کی فوج تمام مطیع سرداروں کو قتل کر رہی ہے۔ بلوم فونٹین ریلوے گلن تک درست ہو گئی ہے۔ واٹر ورکس سے آگے بوئروں نے ہیرنگ فیلڈ کی متصل ہماری بعیدی چوکیون پر حملہ کیا۔ پریسیڈنٹ سٹین کا ایک بہائی آج بمقام کاری پکڑا گیا۔ رودسوی سے انگریزی فوج جسمیں چند کمپنیان اور دو رسالے تھے علیوال پہونچگئی ہے۔ راستہ میں ایک لفٹنٹ و دو سوار غائب ہوئے۔ اور عقبی دستہ کے معرکہ میں دشمن کے دو قتل ایک زخمی ہوا۔

انگریزی توپون اور کمپنیوں کی گرفتاری سے (جیسی کہ وکیل کو توقع تھی) یورپین اخبارات کی چین پھر کھل گئی ہیں۔ اور وہ پھر یہہ لکھنے لگ گئے ہیں کہ انگریزی فوج کی حالت سخت مخدوش ہے۔ لارڈ رابرٹس کے پاس جب تک ۴ لاکھ فوج نہوگی وہ پری ٹوریا نہیں پہونچ سکینگے۔ بیرا کے راستہ روڈیسیا فوج بھیجنے کی تجویز پر روسی اخبار بے طرح ناراض ہو رہے ہیں۔ قصہ مختصر بوئروں کی ان فتوحات سے تمام براعظم میں مخالفت انگلستان کے مالیخولیا کو پھر زبردست تحریک ہو گئی ہے۔ +

لنڈن ۹-اپریل۔ جنرل بُلر خاص ڈیوٹی پر کمبرلی بھیجے گئے ہیں۔ بوئروں کو معلوم تھا کہ رڈرسبرگ کی انگریزی دستہ کے پاس توپیں نہیں ہیں۔ +

لنڈن ۱۰-اپریل۔ سخت معرکہ آرائی۔ علیوال سے آج خبر آئی ہے کہ تین بوئر لشکروں نے جنکے پاس کچھ توپیں بھی ہیں۔ مقام دیسنر پر حملہ کیا ہے۔ کل سارا دن سخت لڑائی ہوتی رہی۔ ایک مرتبہ دشمن نے ہلہ بھی کیا فریقین کا بہت نقصان ہوا۔ آج صبح سے پھر گولہ باری شروع ہے۔ مگر نتیجہ تا حال معلوم نہیں ہوا۔ [دیسنر۔ بلوم فونٹین سے بجانب جنوب مشرق چالیس بیالیس میل کے فاصلہ پر فری سٹیٹ میں واقع ہے۔ وکیل]

میفکنگ سے ۲۷-مارچ کو خبر بھیجی گئی کہ اوسدن علے الصبح بوئروں نے سات توپوں سے سخت گولہ باری شروع کی۔ اور پھر دو طرف سے ہلہ کے لئے آگے بڑھے۔ مگر بہ نقصان کثیر ہٹائے گئے۔ اس مقام سے یکم اپریل کو خبر بھیجی گئی کہ کرنیل پلومر ۲۷۰ آدمی لیکر کل شمال سے اوس مقام تک پہونچگئی جو میفکنگ سے صرف ۱۰ میل ہے۔ بوئیروں نے دو طرف سے حملہ کر کے اس دستہ کو گھیری میں لینے کی کوشش کی۔ جو ایک گھنٹہ اپنی جگہ پر قائم رہکر سارا راستہ لڑتا ہوا دس میل پیچھے مقام راماتھلاباما کو ہٹ گیا۔ اور وہانسے اپنی قاعدہ الجیش کو۔ اس معرکہ میں انگریزی دستہ کے ۳ افسر ۷ سپاہی قتل۔ تین افسر ۲۴ سپاہی زخمی اور ۱۱ مفقود ہوئے۔ دشمن کا بہت نقصان ہوا۔ لیڈی سمتھ سے ۱۰ کو خبر بھیجی گئی کہ آج علے الصباح شمال کیطرف سے چند گھنٹون تک گولہ باری کی آواز سنائی دیتی رہی۔ تبھولی (واقع فری سٹیٹ) سے رائٹر نے ۹ کو تار دیا کہ ریلوے لائن سے مشرق کیطرف کا تمام علاقہ عملاً بوئروں کے تصرف میں چلا گیا ہے۔ دشمن تبھولی پل سے ۱۲ میل بجانب مشرق مقیم ہے۔ یہ وہی لشکر معلوم ہوتا ہے جسنے انگریزی کمپنیان پکڑی تھیں۔ جنرل کلیرنگٹن گیپ ٹون پہونچگئے ہیں۔ وہانسے وہ علے الفور بذریعہ جہاز بیرا کو روانہ ہو جائینگے۔ جنرل رنڈل مع ہشتم ڈویژن راستہ سے کمبرلی کی بجای سپرنگ فونٹین کو بھیجے گئے ہین۔ بوئر قیدی سینٹ ہلینا پہنچگئے ہیں۔ ۲۱-مارچ کے معرکہ میں کرنیل پلومر خفیف زخمی ہوا۔ جنرل برابانٹ رڈکسول سے علیوال پہونچگیا ہے لارڈ میتھوان بوشوف سے دس میل بجانب شرق عارضی طور سے مقیم ہے۔ اوسکی سوارون کو گردآوری کے وقت ایک چھوٹا سا بوئر لشکر دکھائی دیا۔ جو سوارون کو دیکھتے ہی بھاگ گیا۔ جنرل بُلر کی فوج مقیمہ نٹال سے دو رجمنٹین براہ ڈربن آج کیپ کو بھیجی گئین۔ جنرل ہارٹ اوسکی ساتھ ہیں۔ نٹال سے اور فوج بھی بھیجی جائیگی۔ قصبہ رڈکسول پر چھ سو بوئر قابض ہو گئے ہیں۔ دیسنر کیطرف ستھ فیلڈ سے بوئروں کا ایک بڑا لشکر روانہ ہوا ہے۔ اسمیں اکثر وہ بوئر ہیں جنہون نے اطاعت تسلیم کر لی تھی۔ مقام مذکور کے اردگرد اسوقت دو ہزار بوئر مع پانچ توپون کے ہین۔ یہ مقام دیگر انگریزی دستوں سے بالکل بے تعلق ہو گیا ہے۔ لیکن یہ اطمینان حاصل ہے کہ اوسمین سامان کافی موجود ہے اور کہ وہ خوب مستحکم ہے۔ بوئیر علیوال شمالی کے قریب بھی پہونچگئے ہین۔ آسٹریلیا اور جنوبی و شمالی امریکہ سے بیس ہزار گھوڑے لانیکے لئے ۲۴ جہاز کرایہ پر لئے گئے ہیں۔ یہ گھوڑے اخیر مئی تک کیپ ٹون پہونچینگے۔ +

لنڈن ۱۱-اپریل۔ لارڈ رابرٹس نے ۱۰-اپریل کو بلوم فونٹین سے تار دیا کہ چند دنون سے دشمن بجید مستعد ہو گیا ہے اوسکا ایک لشکر دریا اورنج پر علیوال کی قریب ہے اور دوسرا۔ دیسنر پر حملہ آور ہے۔ مگر دیسنر کی انگریزی فوج نے کل اوسے سخت نقصان پہونچایا۔ انگریزی افواج کی نقل و حرکت میں سرعت سے کام لیا جا رہا ہے۔ جنرل گاٹے کر ولایت واپس جاتا ہے۔ جنرل کیر یو گیارہوین ڈویژن کے کمانڈر مقرر ہوئے ہیں۔ بریگیڈون کی کمانون مین بھی کئی تغیر و تبدل ہونیوالی ہیں۔ ۹ کو بمقام دیسنر انگریزی فوج کا ۱۱ قتل اور ۴۱ زخمی ہوئے۔ ۱۰ کو پھر لڑائی شروع ہو گئی۔ انگریزی دستہ بالاستقامت اپنی جگہ پر قائم ہے۔ +

لنڈن ۱۲-اپریل۔ **نٹال میں لڑائی**۔ رائٹر کے نامہ نگار نے ۱۰ کو لیڈی سمتھ سے خبر دی کہ آج صبح بوئروں نے تین موقعوں سے انگریزی فوج مقیمہ ایلانڈز لاگیٹ پر گولہ باری کی۔ جس سے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہونچا۔ اسپر ہماری فوج نے گردآوری کی تو دشمن مستحکم مورچوں میں بجمعیت کثیر دیکھا گیا۔ جنرل بلر نے ۱۲ کو خبر دی کہ کل بوئروں نے اوسکی میمنہ پر حملہ کیا۔ ہماری توپوں نے اوسکی توپوں کو چپ کرا دیا۔ دشمن نے تیزی سے حملہ نہ کیا۔ ہماری ۴ قتل آٹھ زخمی ہوئے۔ بوئروں نے ۶ وزنی توپوں سے گولہ باری کی جنمیں سے ایک کو ہماری بحری توپون نے ناکارہ کر دیا اور ساتھ ہی بوئروں کو بازو پر سے آگ نہ بڑھنے دیا۔ افواہ ہے کہ بوئروں کی دستہ ایلانڈز لاگیٹ کے جنوب میں دیکھی گئے ہیں۔ +

لارڈ رابرٹس نے شمالی کیپ کولونی کے باشندگان کی عام بیچینی کیوجہ سے اعلان صادر کیا ہے کہ اگر کسی انگریزی رعیت نے دوبارا متھیار اٹھائی تو اوسپر کوئی رحم نہیں کیا جائیگا۔ اور جنگی قانون کو پوری سختی کے ساتھ نافذ کیا جائیگا۔ محاربہ کی جدید ناقابل اطمینان صورت کی وجہ سے تمام بوئر قیدیون کو سمنٹرون سے سینٹ ہلینا بھیجنیکا ارادہ کیا گیا ہے۔ فرانس کے پارلیمنٹ میں فرنچ وزیر خارجیہ نے بیرا کے راستہ انگریزی فوجکی گذرنیکی مسئلہ پر باین دلیل بحث کرنیسے انکار کر دیا کہ فرانس کا اس سے کچھ تعلق نہیں۔ لارڈ رابرٹس نے گھوڑچڑھی پیدل فوج کے ڈویژن کو چار چار دستون کے دو بریگیڈون میں از سر نو تقسیم و مرتب کیا ہے۔ ٹائمز کا نامہ نگار بلوم فونٹین سے لکھتا ہے کہ بوئروں کی جدید مستعدی سے گھبرانیکی کوئی وجہ نہیں۔ مشرقی فری سٹیٹ میں اونکی تعداد بمشکل چھ ہزار ہے۔ اونکا برا مدعا یہہ ہے کہ ریلوے لائن کو اکھاڑین اور فری سٹیٹی دہقانوں کو پھر فوج میں بھرتی کرین۔ +

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے شائع ہوا۔